عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد ۵ شمارہ ۴۸

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی ایک نایاب قادیانیت شکن تحریر

جھنگ میں حفاظت کلمہ طیبہ مہم، دو سو افراد کے خلاف مقدمہ

محبت و اطاعت رسول کے تقاضے

امریکی سامراج اور قادیانیت

مرزا طاہر کی دوران تقریر دو صاحبزادیاں اغوا ہو گئیں
امریکہ میں میٹنگ میں پولیس بلانا پڑی

مولانا محمد حسین آف گکھڑیاں سے
علامہ احسان الٰہی ظہیر تک

۱۳۵۵

نعت شریف

عبدالکریم ثمر

مکرمی سلام مسنون کل بروز جمعہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں نماز جمعہ کے بعد آپ کا مجلہ ختم نبوت نظر نواز ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ جہاد جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

مجلہ کے لیے ایک نعت حاضر ہے۔ شائع فرما کر ممنون فرمائیے

محتاج دعا، عبدالکریم ثمر فیروز پور روڈ لاہور ۱۶

رواں ہے روحِ بہاراں حضورؐ کی خاطر ۔۔۔ سنور رہے ہیں گلستاں حضورؐ کی خاطر

یہ مرتبت کہ حریم جمال میں قدسی ۔۔۔ کھڑے ہیں دست بداماں حضورؐ کی خاطر

کلی کلی ہے مزین بہار نو کے لیے ۔۔۔ چمن چمن ہے گل افشاں حضورؐ کی خاطر

سحر شکار ہیں مژگاں پہ آنسوؤں کے نجوم ۔۔۔ خوشا یہ جشنِ چراغاں حضورؐ کی خاطر

ٹھہر ٹھہر کے ہوا بارش کرم کی طرح ۔۔۔ نزول مصحفِ قرآں حضورؐ کی خاطر

قدم قدم ہیں رواں قافلے مدینے کو ۔۔۔ حدی بلب ہیں شترباں حضورؐ کی خاطر

گھرا ہوا ہے بصد شوق و احترام و ادب ۔۔۔ فضا میں ابر خراماں حضورؐ کی خاطر

چھلک رہے سمندر بہ فیض پابوسی! ۔۔۔ رواں ہے چشمۂ حیواں حضورؐ کی خاطر

کبھی حیا سے نہ اٹھی تھی جو کسی کی طرف ۔۔۔ کھلی وہ چشم غزالاں حضورؐ کی خاطر

وہ کن فکاں کے عوامل وہ سرود گل کے امیں ۔۔۔ ہیں کائنات بداماں حضورؐ کی خاطر

اٹھا کے لائی حریم جمال کے جلوے ۔۔۔ نگار صبح درخشاں حضورؐ کی خاطر

بجا بجا کہ بہ حسن ادب شبِ معراج ۔۔۔ تھمی تھی گردش دوراں حضورؐ کی خاطر

ثنا و حمد و ستائش میں محو ہے ابتک ۔۔۔ تمام عالم امکاں حضورؐ کی خاطر

سوادِ عشق میں پہنچے غلام بن کے یکے ۔۔۔ بلالؓ و بوذرؓ و سلماںؓ حضورؐ کی خاطر

الٰہی لولوئے مکنون ہو بفیضِ حضورؐ!

مری تراوشِ مژگاں حضورؐ کی خاطر

ختم نبوۃ

ہفت روزہ — کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۱۷ تا ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ مئی ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۷

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چاینا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ / کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئزرلینڈ	اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	[illegible]
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

پرنٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

صدائے ختم نبوۃ

امریکہ نے کھل کر قادیانیوں کی سرپرستی شروع کردی

امریکی سینٹ کی کمیٹی برائے تعلقات خارجہ نے پاکستان کو چار ارب بیس کروڑ ڈالر کی امداد دینے کی قرارداد منظور کرلی۔ یہ امداد مجموعی طور پر چھ برس میں مکمل ہوگی۔ امداد کیلئے چار شرائط عائد کی ہیں۔ جن میں خاص طور پر تین شرطیں قابل ذکر ہیں۔

۱۔ امریکی حکومت ہر سال یہ تصدیق کرے کہ پاکستان نہ تو خود ایٹم بم بنا رہا ہے۔ نہ دوسری اقوام کو ایٹم بم میں کوئی مدد دے رہا ہے۔

۲۔ یہ کہ پاکستان میں انسانی حقوق کا احترام کیا جائے گا۔

۳۔ یہ کہ پاکستان میں مذہبی آزادیاں ہوں گی۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کیلئے چھ سال میں چار ارب بیس کروڑ روپے کی امداد کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ اس پر اونٹ کے منہ میں زیرہ کی مثال صادق آتی ہے۔ ساتھ ہی امداد کے ساتھ شرطیں بھی عائد کردی ہیں۔ گویا دودھ دیا بھی تو مینگنیاں ملا کر ——— پاکستان کی موجودہ حکومت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ امریکہ نواز ہے۔ بات بھی صحیح ہے۔ ہمارے حکمران امریکہ دوستی کے راگ الاپتے رہتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی گذشتہ تاریخ شاہد ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو کبھی اہمیت نہیں دی۔ کسی کی دوستی کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب کوئی مشکلات میں گھر جائے اور اس کا دوست حق دوستی ادا کرتے ہوئے آڑے وقت میں مشکلات میں گھرے ہوئے دوست کا ہاتھ تھامے بقول شاعر ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ✻ در پریشاں حالی و در ماندگی۔

پاکستان پر بھارت نے دو مرتبہ حملہ کیا۔ اس دوران امریکی حکومت کی طرف سے یہ دلایا گیا کہ امریکی بحری بیڑہ پاکستان کی امداد کے لیے روانہ ہوچکا ہے۔ پھر اعلان ہوا کہ بحری بیڑہ خلیج میں پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد یہ نوید سنائی گئی کہ بس پہنچنے ہی والا ہے۔ اہل پاکستان اس بحری بیڑے کا انتظار ہی کرتے رہے لیکن بحری بیڑے نے نہ آنا تھا نہ آیا۔ نتیجۃً ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارت نے پاکستان کے بہت سے علاقے پر قبضہ کرلیا اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں پاکستان اپنے ایک بازو مشرقی پاکستان سے ہی محروم ہوگیا۔ بھارت سے چونکہ امریکہ کے مفادات وابستہ تھے۔ اس لیے اس نے اہل پاکستان کو بحری بیڑے کی نوید سنا کر خوش کیے رکھا اور امداد بھارت کی جاری رکھی گویا امریکی مرغی کڑ کڑ یہاں کرتی رہی اور انڈے بھارت جاکر دیتی رہی۔ روس پہلے ہی بھارت کا پشت پناہ تھا۔ اس طرح دو بڑی طاقتوں کی ملی بھگت سے اہل پاکستان کو عظیم نقصان اٹھانا پڑا۔

روس ہو یا چین، امریکہ ہو یا برطانیہ، فرانس ہو یا اسرائیل نہ صرف پاکستان بلکہ کسی بھی اسلامی ملک کے خیر خواہ ہرگز نہیں ہیں۔ خاص طور پر یہود و نصاریٰ کے متعلق تو قرآن پاک کا اٹل فیصلہ ہے کہ۔ یاایھاالذین امنو لا تتخذوالیھود والنصاری اولیاء۔ یعنی اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ——— ایسے میں ہم ان کی کتنی بھی خوشامد کریں وہ مسلمانوں کے دوست ہرگز نہیں ہوسکتے۔ اس لیئے جہاں تک امریکی دوستی کا تعلق ہے تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ امریکہ سے کسی نیکی یا خیر کی توقع رکھنا ہی عبث ہے۔

امریکی سینٹ کمیٹی برائے تعلقات خارجہ نے پاکستان کو امداد دینے کی جو قرارداد منظور کی ہے اس میں پہلی شرط یہ رکھی ہے کہ امریکی حکومت ہر سال یہ تصدیق کرے گی کہ پاکستان نہ تو خود ایٹم بم بنا رہا ہے اور نہ کسی دوسرے ملک کو امداد دے رہا ہے ـــ یہ وہی امریکہ ہے جو اسرائیل کی کھل کر حمایت کر رہا ہے حالانکہ اسرائیل کے بارے میں یہ خبریں آچکی ہیں کہ اس کے پاس کثیر تعداد میں ایٹم بم موجود ہیں۔ اگر وہ خود ایٹم بم بنا رہا ہے تو امریکی حکومت اسرائیل کے ساتھ ایسی شرطیں کیوں عائد نہیں کرتی اور اگر وہ ایٹم بم خود تیار نہیں کر رہا تو لا محالہ یہ ماننا پڑے گا کہ اس کے پاس جو ایٹم بم موجود ہیں وہ امریکہ ہی کے فراہم کردہ ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ اسرائیل کے پاس جو ایٹم بم ہیں وہ کس کے خلاف استعمال ہوں گے!

امریکہ اپنے دوسرے حلیف ممالک کے مقابلے میں اسرائیل کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ آج مہلک ترین ہتھیار جو اسرائیل کے پاس ہیں وہ امریکہ کے کسی دوسرے حلیف ملک کے پاس بھی نہیں ہیں اور وہ سب نہتے فلسطینی مسلمانوں اور دوسرے عرب ممالک کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ جب امریکی ہتھیار مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ

ایٹم بم بھی وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال کرے گا۔ امریکہ پاکستان کے مبینہ ایٹم بم پر تو واویلا کرتا ہے شور مچاتا ہے لیکن دوسری طرف اسرائیل کو مہلک ہتھیاروں سے لے کر ایٹم بم تک کی نوازشات ہو رہی ہیں۔ یہ امریکہ والوں کی کھلی منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟

جہاں تک امریکہ کی دوسری شرائط مثلاً انسانی حقوق کا احترام اور مذہبی آزادیوں کا تعلق ہے تو سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی آزادی ہے۔ یہاں عیسائی کھلم کھلا تبلیغ کر رہے ہیں باوجود یکہ وہ اقلیت میں ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب ہی کھلے عام جلسے کرتے ہیں تبلیغ کرتے ہیں۔ حکومت اگر پابندی عائد بھی کرتی ہے تو ایسے وقت میں جبکہ نقض امن کا خطرہ ہو۔ شیعہ حضرات کو تو اتنی آزادی ہے کہ شاید ایران میں بھی اتنی نہ ہو۔ جب یہاں صورت حال یہ ہے تو امریکہ نے انسانی حقوق کے احترام اور مذہبی آزادی کی شرائط کیوں عائد کیں؟

ہمارے خیال میں یہ دو شرطیں بطور خاص اپنے لے پالک اور جاسوس ٹولے قادیانیت کو تحفظ دینے کے لئے عائد کی ہیں۔ یہ بات ہم دعوے سے ثابت کر سکتے ہیں کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک خطرناک سیاسی گروہ یا جاسوسوں کا ایک ٹولہ ہے جسے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کیلئے امریکہ اور برطانیہ نے پوری دنیا میں پھیلایا ہوا ہے۔

قادیانیوں کو جب سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اس وقت سے امریکہ اور برطانیہ خاصے پریشان ہیں۔ اس لئے پریشان ہیں کہ وہ اس ٹولے کو اسلامی تحریک کے روپ میں پیش کر کے ان ملکوں میں بھیجتے ہیں جہاں یا تو مسلم حکومتیں ہیں یا وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد ہر جگہ قادیانیوں کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ جس کا ثبوت اس کی تصنیفات سے ملتا ہے۔ لیکن مغربی استعمار نے علانیہ طور پر قادیانیوں کی حمایت نہیں کی تھی۔ ظفر اللہ چوہدری پہ نوازشات کیں۔ اسے عالمی عدالت کا جج بنایا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی قابلیت کا ڈھنڈورہ پیٹ کر اسے نوبل پرائز دیا۔ الغرض اس قسم کی نوازشیں قادیانیوں پہ ہوتی رہیں۔ لیکن اب امریکہ قادیانیوں کی حمایت میں کھل کر میدان میں آگیا ہے۔ چنانچہ امریکی سینٹ کمیٹی نے پاکستان کو امداد دینے کی جو شرائط عائد کیں ہیں۔ ان میں مذہبی آزادی کی شرط بطور خاص قادیانیوں کے متعلق ہے۔

مشہور مرزائی نواز اخبار امن نے اس سلسلے میں اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"چوتھی شرط جو مذہبی آزادیوں سے متعلق ہے بالواسطہ طور پر قادیانیوں، احمدیوں، اور لاہوریوں سے متعلق معلوم ہوتی ہے"

(روزنامہ امن کراچی اپریل ۱۹۸۶ء)

عین انہی دنوں جبکہ امریکی سینٹ کمیٹی میں پاکستان کی امداد کا مسئلہ درپیش تھا پاکستان میں ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل، عاصمہ جہانگیر اور ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری پر مشتمل ایک انسانی حقوق کمیٹی بنوائی گئی۔ عاصمہ جہانگیر اور ظفر چوہدری پکے قادیانی ہیں (عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ کی بیوی ہے جو پکا قادیانی ہے۔ چونکہ کسی مسلمان کا نکاح کسی قادیانی سے نہیں ہو سکتا اس لئے عاصمہ بھی قادیانی ہوئی)

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کمیٹی امریکہ ہی کے اشارے پر بنی ہے اور یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ قادیانیت امریکہ برطانیہ اور ان کے حلیف ممالک کا جاسوس ٹولہ ہے اور اب امریکہ کھل کر اس کی سرپرستی اور حمایت میں میدان میں آگیا ہے۔

پورے ملک میں حفاظت کلمہ طیبہ کی تحریک جاری ہے

قادیانی کلمہ طیبہ کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں ـــ قادیانی زندیقوں کو یہ اسلامی لیبل استعمال نہ کرنے دیجئے ـــ اور اپنے کلمہ طیبہ کی حفاظت کیجئے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

اگر احد کا پہاڑ سارے کا سارا سونا بن جائے تو مجھے یہ گوارا نہیں کہ اس میں سے ایک درہم بھی باقی رکھوں بجز اس کے جو قرضہ کی ادائیگی کے لیے ہو۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد نہایت عجلت سے مکان تشریف لے گئے اور سونے کا ٹکڑا جو گھر میں اتفاق سے رہ گیا تھا اس کو صدقہ کا حکم فرما کر واپس تشریف لاتے اور چند داموں کی موجودگی کی وجہ سے اپنی علالت میں بے چین ہوگئے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری شریف میں فرمایا کہ صدقہ بغیر غنیٰ کے نہیں ہے۔ اور جو شخص ایسی حالت میں صدقہ کرے کہ وہ خود محتاج ہو یا اس کے اہل وعیال محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو تو قرض کا ادا کرنا مقدم ہے۔ ایسے شخص کا صدقہ اس پر لوٹا دیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی شخص صبر کرنے میں معروف ہو اور اپنے نفس پر باوجود اپنی احتیاج کے ترجیح دے جیسے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فعل تھا یا انصار نے مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دی (تو اس میں مضائقہ نہیں)

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو اور تنگی کی اس میں برداشت ہو اور اس کے عیال نہ ہوں یا اگر ہوں تو وہ بھی اسی طرح صابر ہوں تو سارا مال صدقہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو سارا مال صدقہ کرنا مکروہ ہے (فتح)

ہمارے حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد "بہترین صدقہ وہ ہے جو غنیٰ سے ہو" میں غنیٰ سے مراد دل کا غنیٰ ہے (رحمۃ اللہ) اس صورت میں یہ حدیث پہلی احادیث کے خلاف بھی نہیں رہا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد بھی احادیث میں آیا ہے کہ غنیٰ مال کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ اصل غنیٰ دل کا ہوتا ہے (مشکوٰۃ)

اوپر جو قصہ سونے کی ڈلی کا گذرا، اس میں بھی اشارتاً یہ مضمون ملتا ہے کہ ان صاحب کا بار بار یہ عرض کرنا کہ یہ سارا صدقہ ہے اور میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے اسی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ دل کو اس سے وابستگی ہے ——— صاحب مظاہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ صدقہ غنا سے دیا جائے، چاہے غنائے نفس ہو، یعنی اللہ جل شانہ پر اعتماد کامل ہو جیسا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب تمام مال اللہ کے لیے دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ کے اس ارشاد پر کہ اپنے عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی، اور یہ درجہ حاصل نہ ہو تو پھر مال کا غنیٰ باقی رہے۔

حاصل یہ ہے کہ توکل کامل ہو تو جو چاہے خرچ کر دے، اور یہ کامل نہ ہو تو اہل وعیال کی رعایت کو مقدم رکھے (مظاہر) مگر اپنے دل کو اپنی اسی کوتاہی پر تنبیہ کرتا رہے اور غیرت دلاتا رہے کہ تجھے اس ناپاک دنیا پر جتنا اعتماد ہے اللہ جل شانہ پر اس کا آدھا تہائی بھی ہے؟ انشاء اللہ اس کے بار بار تنبیہ سے ضرور اثر ہوگا، کاش حق تعالیٰ شانہ ان اکابر کے توکل اور اعتماد کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرما دیتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

ترجمہ:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے ایسی طرح صدقہ کرے کہ (اسراف وغیرہ سے) اس کو خراب نہ کرے، تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہے اور خاوند کو اس لیے ثواب ہے کہ اس نے کمایا تھا اور کھانے کا انتظام کرنے والے کو (مرد ہو یا عورت) ایسا ہی ثواب ہے۔ اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ (متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

اس حدیث شریف میں دو مضمون وارد ہوئے ہیں۔ ایک بیوی کے خرچ کرنے کے متعلق ہے دوسرا سامان کے محافظ خزانچی اور منتظم کے متعلق ہے اور دونوں مضامین میں روایات بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ بیوی کے متعلق ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جب عورت خاوند کی کمائی میں سے اس کے بغیر حکم کے خرچ کرے تو اس عورت کو آدھا ثواب ہے (مشکوٰۃ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی جماعت کو بیعت کیا تو ایک عورت کھڑی ہوئیں جو بڑے قد کی تھیں، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ قبیلۂ مضر کی ہوں کہ ان کے قد لمبے ہوتے ہوں گے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم عورتیں اپنے والدوں پر بھی بوجھ ہیں، اپنی اولاد پر بھی اور اپنے خاوندوں پر بھی بوجھ بنی ہیں ان کے مال سے کیا چیز لینے کا حق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تر و تازہ چیزیں (جن کے روکنے میں خراب ہونے کا اندیشہ ہو) کھا بھی سکتی ہو اور دوسروں کو بھی دے

خصائل وشمائل نبویؐ

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

از قلم (س) بنت آدم لسٹر انگلینڈ

حُلیہ شریف

حضور سرورِ دو عالمؐ کا حلیہ مبارک متفقہ روائیتوں سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ قد مبارک آپ کا نہ بہت لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا۔ اوسط درجہ سے ذرا اُونچا۔ بدن دبلا مگر خوبصورت اور دلکش سر بڑا وسیع اور شریفانہ پیشانی بال سیاہ گھنے اور قدرے گھونگھریالے کانوں تک پڑے ہوتے۔ دل میں کھُب جانیوالی سیاہ اور بڑی آنکھیں، تیز سیاہ پتلیاں جو پلکوں کے لمبے اور سیاہ باریک بالوں سے اور بھی روشن معلوم ہوتی تھیں دانت کشادہ اور موتیوں کی طرح جلد صاف اور نرم جسم چہرہ ذکاوت سے روشن تھا۔ آپ مکہ بھر میں سب سے زیادہ حسین سمجھے جاتے تھے۔

حالاتِ عمومی

خضاب آپ کا مہندی تھا۔ سر مہ رات کے وقت تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔ لباس میں قمیض آپ کو زیادہ پسند تھی۔ بچھونا چمڑے کا تھا۔ جس میں بجائے رُوئی کے کھجور کے پتے بھرے تھے۔ اور کبھی ٹاٹ کا بستر ہوتا تھا۔ آپ نے کبھی پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا سوائے کسی صحابی کی ضیافت کے کئی کئی روز تک آپ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ اور کئی شب چراغ نہ جلتا تھا۔

انگشتری چاندی کی داہنے دست مبارک میں پہنتے جس کے نگینہ میں اسم مبارک اس طرح کندہ تھا محمد رسول اللہ آپ کے پاس ایک چادر اور ایک تہبند بہت سے پیوند لگا ہوا تھا۔ اسی میں آپ کی وفات شریف ہوئی۔ اور انہی دونوں کپڑے میں دفن ہوئے۔ عطر آپ کو بہت پسند تھا۔ کبھی رد نہیں کرتے اور فرماتے ہیں۔ خوشبو جنت سے ہیں۔

رُفتار،

قدم تیز مگر ایک انداز سے پڑتے تھے۔ آپ بدن کو کھٹا کر کے چلتے تھے۔ گویا بلندی سے اتر رہے ہیں چلنے میں انکساری ظاہر ہوتی تھی اور کمر ذرا آگے کو جھکی رہتی تھی۔

گفتار

حضورؐ کی گفتار نہایت فصیح اور مختصر ہوتی تھی۔ لیکن مضمون مطلب سے زیادہ نہ کم۔ کبھی کسی کی مذمت نہ فرماتے۔ نہ کھانے کو بُرا کہتے اور نہ تعریف میں لگے رہتے۔ زیادہ گفتگو سے احتراز فرماتے تھے مجمع میں گفتگو کے وقت یا وعظ کے وقت ایک کلمہ عموماً دو تین مرتبہ بولتے۔ تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ عموماً خاموش رہتے۔ بغیر حاجت کلام نہ فرماتے

لباسِ مُبارک

لباس کے متعلق کسی قسم کا التزام نہ تھا۔ عام لباس کی چادر قمیص اور تہبند تھا۔ پائجامہ بہت کم استعمال فرمایا۔ عمامہ کے نیچے سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی تھی۔ کفش مبارک ایک تلے کی چپل جس میں تسمے لگے ہوتے تھے۔ سرخ رنگ سے آپ متنفر تھے۔ اور مردوں کو بھی اس استعمال سے منع فرمایا۔ سفید رنگ زیادہ پسند خاطر تھا۔

فرخندہ مزاجی

اتنا کھل کھلا کر نہ ہنستے تھے کہ آپ کا منہ کھلا رہ جائے مسکرانے پر بس فرماتے۔ مگر سب لوگوں سے زیادہ مسکرانے والے تھے۔ جب کسی نے آپ کو دیکھا فرخندہ مزاج اور خندہ پیشانی پایا۔ حضورؐ کی لطف آمیز حیا ایسی چیزیں تھیں کہ ہر ایک آپ کو دیکھ کر اور آپ سے باتیں کر کے آپ کا گرویدہ ہوجاتا تھا۔ اور یہ خیال کرتا تھا کہ حضورؐ کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے۔

واضح رہے کہ بعثت نبوی کی بنا محاسن اخلاق پر تا ہے۔ اس لئے ارشاد ہوا" میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کی تکمیل کروں"

آپ کے مکارم اخلاق کی جلوت وخلوت دونوں قسم کی زندگی سے پردہ اُٹھا دیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کی جلوت وخلوت سب یکساں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضور سرورِ کائناتؐ کے شریفانہ اخلاق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

از۔ س بنت آدم (لیسٹر برطانیہ)

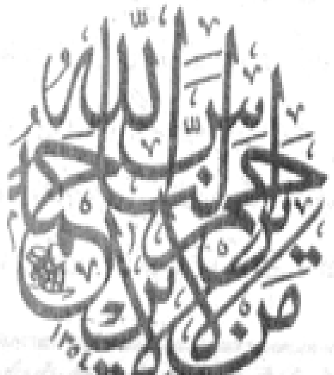

سلی ہو (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ روٹی کے ایک لقمہ اور کھجور کی ایک مٹھی کو جس سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں ایک گھر کے مالک یعنی خاوند کو، دوسری بیوی کو جس نے یہ کھانا پکایا، تیسرے اس خادم کو جو دروازہ تک مسکین کو دے کر آیا (کنز)

(جاری ہے)

اطاعت و محبت رسولؐ کے کرشمے

محمد ساجد خان" ننکانہ صاحب

دنیا بھر سے مقابلہ کا اعلان

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین علیہم کی جماعت میں سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ ایک ایسے شخص تھے، جو مہاجر بھی تھے اور انصاری بھی۔ انصاری اس لیے کہ ان کا تعلق مدینے کے قبیلہ خزرج سے تھا اور مہاجر اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد یہ مکہ ہی میں مقیم ہو گئے تھے جب ہجرت کا حکم ہوا تو دوسرے مہاجرین کے ساتھ مدینہ میں وارد ہوئے۔ ہجرت سے قبل اہل مدینہ کی ایک جماعت مکہ کی ایک گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ جب یہ لوگ بیعت کے لیے جمع ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے انصار کے سامنے ایک تقریر کی انہوں نے کہا

بھائیو! تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ اس کی اہمیت کو سمجھو، درحقیقت یہ بیعت عرب و عجم سے اعلانِ جنگ ہے۔ اس میں تمہیں بے پناہ خطرات کا سامنا کرنا ہوگا۔ تمہارے ذی اثر لوگ مارے جائیں گے، مال تلف ہوگا، دُنیا بھر کی مخالفت سہنا پڑے گی۔ پس اگر ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کی ہمت ہے تو بسم اللہ! بیعت کرو۔ ورنہ دین و دُنیا کی ندامت سر لینے سے کیا فائدہ؟" ان کی اس تقریر نے انصارِ مدینہ کے حوصلے بلند کر دیے انہوں نے بخوشی بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں تو ہم ابھی میدانِ کارزار گرم کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اس کی اجازت نہیں، وقت آ رہا ہے جب تم اپنے حوصلے نکال سکو گے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے جنگِ احد میں مردانہ وار لڑکر شہادت پائی۔

جنت کا شوق

غزوۂ بدر میں جب کفار کی فوج یکبارگی حملہ بولنے کے ارادے سے بڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی ہمتیں بڑھانے کے لیے بآوازِ بلند فرمایا

اے لوگو! اس جنت کو حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھو جس کی چوڑائی ساری کائنات کے برابر ہے"۔

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام انصاری بولے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا جنت کی چوڑائی کائنات کے برابر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، عمیر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بولے واہ، واہ، واہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے واہ، واہ کا سبب دریافت فرمایا تو جواب دیا، یا رسول اللہ! میں اس اُمید پر یہ لفظ بے اختیار بول رہا کہ شاید میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو یقیناً جنت والوں میں سے ہے"۔ اس دوران حضرت عمیر رضی اللہ عنہ تھیلے میں سے کھجوریں نکال نکال کر کھا رہے تھے، لیکن فوراً ہی یہ کہہ کر کھجوریں پھینک دیں کہ اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو دُنیا میں یہ ایک لمبی زندگی ہوگی۔ اور پھر مشرکوں پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

شہادت پر قرعہ اندازی

غزوۂ بدر میں شرکت کے لیے سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے والد نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ تم گھر پر رہو اور میں میدانِ جہاد میں نکلتا ہوں۔ لیکن سعد رضی اللہ عنہ کو اصرار تھا کہ باپ گھر پر رہے اور وہ خود شریکِ جہاد ہوں چنانچہ رفعِ اختلاف کے لیے باپ بیٹے میں قرعہ اندازی تک نوبت پہنچی، خدا کی قدرت کہ قرعہ بیٹے کے نام نکلا اور وہ یہ کہہ کر میدان کے لیے روانہ ہوئے کہ اگر کوئی معاملہ ہوتا تو میں اپنی جان پر آپؓ کو ترجیح دیتا لیکن یہ حصولِ جنت کا معاملہ ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔ باپ نے بیٹے کے اصرار پر جبر کرکے اجازت دے دی، سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ ان بارہ خوش بخت صحابہؓ میں سے ہیں جو میدانِ بدر کی نذر ہوئے اور شہادت سے سرفراز ہو گئے۔

راہِ خدا میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔ مشرکین نے ان کی لاش کا حلیہ بگاڑ دیا تھا، ہندہ نے ان کے ہونٹ کٹوا دیے، آنکھیں نکلوا دیں، ناک کان، زبان کٹوا دی اور ان چیزوں کا ہار بنا کر گلے میں ڈالا تاکہ اس کی آتشِ انتقام ٹھنڈی ہو، اس نے ان کا جگر بھی نکال کر کھانے کی کوشش کی تھی لیکن نگل نہ سکی تو باہر اُگل دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے سخت صدمہ پہنچا، آپؐ نے حکم دیا کہ میری پھوپھی حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کو اپنے بھائی کی لاش نہ دکھائی جائے۔ وہ عورت ذات ہیں، مبادا بے صبری کریں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن لیا تھا۔ باصرار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی لاش دیکھنے کی اجازت مانگی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے متعلق سب سن چکی ہوں جبکہ راہِ خدا میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ آپ مجھے ان کی زیارت کی اجازت دیں، میں مسلم عورت ہوں بے صبری نہیں کروں گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی، وہ لاش پر آئیں ان کے بیٹے زبیر رضی اللہ عنہ نے ماموں کی لاش سے چادر اُٹھائی، حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے شدتِ غم سے چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھائی کے جسم کو دیکھ کر صرف انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور واپس چلی گئیں۔

ننھے مجاہدوں کی حرارتِ ایمانی

غزوہ بدر میں تین سو تیرہ نہتے مومن تیرہ سو مسلح کفار سے برسرِ پیکار تھے۔ دونوں فوجیں دادِ شجاعت دے رہی تھیں۔ مشرکین کہ شمعِ اسلام کو ہمیشہ کے لیے گل کر دینا چاہتے تھے، اہلِ ایمان دینِ حق پر پروانہ وار قربان ہو رہے تھے۔ دو انصاری بچے معاذ (رضی اللہ عنہ) اور معوذ (رضی اللہ عنہ) جو سگے بھائی تھے۔ ان کے والد کا نام عفراءؓ تھا مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے پاس آئے اور پوچھنے لگے، چچا جان! ابوجہل کہاں ہے؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے اشارے سے بتایا کہ وہ سامنے کفار کے لشکر کے قلب میں کھڑا ہے۔ لیکن حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اس بات پر حیرت زدہ تھے کہ یہ بچے ابوجہل کا کیوں پوچھ رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا بھتیجو! تم ابوجہل کو پوچھ کر کیا کرو گے انہوں نے بیک زبان جواب دیا کہ ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ ہم نے قسم کھائی ہے کہ اسے ضرور قتل کریں گے۔ یہ کہہ کر وہ باز کی طرح جھپٹے اور چند لمحوں کے بعد ابوجہل کا لاشہ خاک و خون میں تڑپ رہا تھا۔ مشرکوں کو اپنے سردارِ لشکر کی اس ذلت آمیز موت سے سخت صدمہ ہوا۔ ابوجہل کے لڑکے نے فوراً معوذؓ پر تلوار سے حملہ کیا، ضرب کاری تھی، ان کا ہاتھ شانہ سے لٹک گیا، صرف تسمہ لگا رہ گیا، مگر معوذ رضی اللہ عنہ اس حالت میں بھی برابر لڑتے رہے، پھر جب دیکھا کہ کٹا ہوا ہاتھ شمشیر زنی میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ تو تسمہ کاٹ کر اسے الگ پھینک دیا اور دوبارہ تیغ زنی میں مصروف ہو گئے۔

نوجوانوں کا جذبۂ سرفروشی

حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری غزوہ بدر میں چھوٹی عمر کے باعث شامل نہ کیے گئے تھے۔ اگلے سال وہ پھر بڑے ذوق و شوق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ اب کی بار اجازت مل گئی تو وہ بہت خوش ہوئے اور مجاہدینِ احد کی صف میں شامل ہو گئے۔ حضرت سمرہؓ بن جندب بھی لڑکوں کی صف میں تھے، اور بوجہ صغیر السن ہونے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فوج میں شامل ہونے سے روک دیا تھا انہوں نے جب دیکھا کہ رافعؓ کو اجازت مل گئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے رافع کو بھرتی کر لیا ہے اور مجھے فوج میں شامل ہونے سے منع فرما دیا۔ حالانکہ میں انہیں کشتی میں پچھاڑ لیتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں لڑکوں کا مقابلہ کرایا، سمرہؓ بن جندب اگرچہ دیکھنے میں چھوٹے نظر آتے تھے مگر انہوں نے رافعؓ کو پچھاڑ دیا اور انہیں بھی مجاہدین میں شامل ہونے کی اجازت مل گئی، میدان میں ان دونوں نے بڑی شجاعت اور مہارتِ جنگ کا ثبوت دیا۔ رافعؓ بن خدیج اس جنگ میں زخمی ہوئے، تیر سے پہنے کی ہڈی ٹوٹ گئی اور نوک جسم میں رہ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں میدانِ حشر میں تمہارے حق میں شہادت دوں گا، تیر کی یہی نوک ایک عرصہ کے بعد ان کی وفات کا سبب بنی۔

دورِ فاروقی کا ایمان افروز واقعہ

دنیائے اسلام کے نامور خلیفہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت عالیہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا۔ دو خوبصورت نوجوان ایک نوجوان کو پکڑ کر حاضر ہوئے اور فریاد کی اے امیر المومنین! اس نوجوان نے ہمارے بوڑھے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ اس ظالم قاتل سے ہمارا حق دلوایئے۔ آپ رضؓ نے دعویٰ سننے کے بعد ملزم کی طرف دیکھا اور دریافت فرمایا تو اپنی صفائی میں کیا کہتا ہے؟ ملزم نے جواب میں سارا واقعہ سنا ڈالا، زبان نہایت فصیح و بلیغ تھی۔ عرض کی ہاں امیر المومنین یہ جرم واقعی مجھ سے صادر ہوا ہے۔ میں نے زور سے ایک پتھر اسے مارا تھا، جس سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ فاروق اعظم! گویا تو اپنے جرم کا اقرار کرتا ہے۔ ملزم ہاں امیر المومنین! یہ جرم واقعی مجھ سے صادر ہوا ہے۔ آپ رضؓ نے فرمایا پھر تم پر قصاص لازم ہو گیا اور اس کے عوض تمہیں قتل کیا جائے گا۔ ملزم نے جواب دیا آقا مجھے آپ رضؓ کے حکم اور شریعت مطہرہ کے فتوے سے انکار نہیں البتہ میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

ارشاد ہوا! بیان کرو، عرض کی تین دن کی مہلت چاہتا ہوں۔ تین دن بعد حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ اسلام کے عظیم قائد نے کچھ دیر سر جھکا کر سوچا، غور کے بعد سر اوپر اٹھایا اور فرمایا...... اچھا کون ضامن ہو گا تمہارا کہ تم واقعی وعدہ کو ایفا کرنے کے لیے تیسرے دن عدالت عالیہ میں حاضر ہو کر خون کا بدلہ خون سے دو گے۔ عمر فاروق رضؓ کے اس ارشاد پر اس جوان رعنا نے پُر امید نظروں سے حاضرین مجلس کا طائرانہ انداز میں جائزہ لینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جید صحابی حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منکسر پُر نور چہرے پر نگاہیں گاڑتے ہوئے اشارہ کر کے کہا یہ میری ضمانت دیں گے۔ خلیفۃ الرسول نے ان سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا بے شک میں ضمانت دیتا ہوں کہ نوجوان تین دن بعد تکمیل قصاص کے لیے عدالت میں حاضر ہو جائے گا۔ یہ ضمانت ایک ایسے صحابی کی تھی جو جلیل القدر اور امیر المومنین کے نزدیک اہم مقام کے حامل تھے۔ لہٰذا عمر فاروق رضؓ نے بھی رضامندی کا اظہار کر دیا۔ تو اس ملزم کو تین دن کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

دو دن گزر گئے اور تیسرا دن آگیا۔ جلیل القدر صحابہ اور مشیران خلافت دربار میں جمع ہو گئے۔ دونوں مدعی بھی آگئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضؓ بھی آگئے اور ملزم کا بے قراری سے انتظار ہونے لگا۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا صحابہ کرام رضؓ کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا، کیونکہ ملزم ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ اور وقت قریب آ رہا تھا۔ اور صحابہ کو ابوذر رضؓ کی نسبت پریشانی ہونے لگی، ایک دو مرتبہ مدعیوں نے بھی دریافت کیا مگر انہوں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ اگر تین یوم گزر گئے اور ملزم نہ آیا تو میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

عدالت فاروقی رضؓ سے ملزم کے نہ آنے کا ذکر کیا گیا تو حکم ہوا ...... ہاں اگر وہ نہ آیا ...... تو ابوذر رضؓ سے قصاص لیا جائے گا۔ جس کا تقاضا شریعت اسلامیہ کرتی ہے۔ یہ ارشاد سنتے ہی صحابہ رضؓ کے دل دھل گئے حوصلے ٹوٹ گئے آنکھیں اور پلکیں آنسوؤں کے بوجھ سے جھک گئیں۔ بعض صحابہ رضؓ نے مدعیوں سے اپنے طور خون بہا قبول کر لینے کی درخواست کی مگر مدعیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان کیا کہ ہم خون کے بدلے خون ہی چاہتے ہیں۔ جب حاضرین پریشانیوں کی انتہا پر پہنچ گئے اور ضمانت دینے والے انجام کے تصور سے سہم گئے۔ کہ اچانک ایک طرف سے ملزم دربار میں آ حاضر ہوا۔ اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا، چہرے پر گرد جم چکی تھی، مسلسل بھاگنے سے اس کی سانس پھول گئی تھی۔ اس نے آتے ہی سلام کیا اور عرض کی اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے بجا لایا جائے۔ آپ رضؓ کے دریافت کرنے پر ملزم نے بتایا کہ میں ایک امانت، امانت والے کے سپرد کرنے گیا تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ والد فوت ہو گیا قبل الموت اس نے میرے پاس میرے چھوٹے بھائی کے لیے کچھ سونا رکھا تھا۔ اور وصیت کی تھی کہ جب وہ جوان ہو جائے تو اس کے سپرد کر دینا میں وہ سونا ایک جگہ رکھ آیا تھا جس کا مجھے ہی علم تھا۔ اس لیے میں وہ سونا اس کے سپرد کرنے گیا تھا الحمدللہ کہ میں نے امانت اس کے سپرد کر دی کہ جس کی وہ تھی۔

امیر المومنین رضؓ نے ابوذر غفاری رضؓ پوچھا کہ آپ نے اس کی ضمانت کیوں دی تھی کیا یہ آپ کا واقف تھا؟ انہوں نے کہا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ صرف یہ بات تھی کہ جب اس نے پُر امید نگاہوں سے میری طرف دیکھا تو مجھے خیال آیا کہ اگر بھرے مجمع میں بھی اس کی ضمانت نہ دوں تو کل قیامت کے دن رب العزت کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا کہ اتنے آدمیوں میں سے کوئی بھی اس کا ضامن نہ بن سکا اس لیے میں نے اس کی ضمانت دی حالانکہ میں اسے بالکل نہ جانتا تھا نہ مجھے یہ معلوم کہ یہ کہاں رہتا ہے بس اس کی ظاہری شرافت نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ وعدہ کا پکا ہے اور میں نے ضمانت دے دی یہ بات سن کر حاضرین محفل اشک آلود ہو گئے مدعیوں نے التجا کی کہ ...... اے امیر المومنین رضؓ! ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کر دیا۔

نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک امتیازی خصوصیت

ڈاکٹر عبدالستار اختر — بہاولپور

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے انبیاء علیہم السلام کا انتخاب فرمایا جن کی نظیر اس وقت کے انسانوں میں نہیں ملتی اور یہ کہ انبیاءؑ کی تخلیق، پرورش و نگہداشت ایسے احسن طریقہ سے فرمائی کہ ہر ہر نبی اپنے زمانہ میں بلند اخلاق، صاحب کردار، شجاعت، سخاوت، رحمدلی، غمگساری، عجز و انکساری، شرافت و حیا غرض کہ حسن اخلاق کے ہر ہر پہلو سے مزین باوصف انسان تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کی جملہ صفات کے ساتھ ملک عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ کے گھر اور حضرت آمنہ کے بطن سے اس وقت پیدا فرمایا جب تمام عرب پر جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور اہل قریش اس وقت اخلاقی پستی کا شکار تھے۔ آپس میں رقابت، قبیلوں میں معمولی بات پر لڑائی، قافلوں کو لوٹنا، کثرت سے شراب نوشی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور ایک خدا کی بجائے ۳۶۰ بتوں کی پوجا کرنا، شرک فسق و فجور عام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے ملک عرب میں اللہ تعالیٰ کے نور کی روشنی چاردانگ عالم میں اس طرح پھیلی کہ جہالت فسق و فجور، شرک و بدعت غرض کہ ہر قسم کی برائی کے اندھیرے چھٹنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے نور ہدایت ایک اللہ کی عبادت حسن سلوک، شجاعت و سخاوت، صلہ رحمی کی وہ فضا پیدا ہوئی کہ دنیا اس سے روشن ہوگئی۔ اسلام کی تعلیمات نے نظام عدل اقتصادیات، معاملات، حسن اخلاق غرض کہ زندگی کے ہر ہر پہلو کو اس طرح اجاگر کیا جس کی مثال نہ کسی دوسرے ملک میں اور نہ ہی دوسرے مذاہب میں ملتی ہے۔ یہ سب کچھ ہادیٔ کل محسن کائنات جناب محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سبب سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا۔

خداوند قدوس نے اپنے ہر ہر نبی کو مختلف انداز میں شرف معراج بخشا۔ اور انہیں اپنی زیارت سے مشرف کیا۔ کسی کو جنت سے زمین پر لانے میں، کسی کو کوہ طور پر، کسی کو دریا میں مچھلی کے پیٹ میں، کسی کو نمرود کی دہکائی ہوئی آگ میں، کسی کو کھولت میں، کسی کو صبر و تحمل کے انداز میں، کسی کو کائنات کی بادشاہت میں پذیرائی بخشی اور ان سب سے اعلیٰ و ارفع پذیرائی اپنے نبی آخر الزمان محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں عرش معلی پر بلا کر معراج کی وہ سعادت بخشی کہ قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ زیارت کے لیے بلایا اور جنت کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا جسے براق کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے بھیجا، اسی کو معراج کہتے ہیں۔ یہ اعزاز کسی اور پیغمبر کو حاصل نہیں ہوا۔ اور دوسری بہت سی خصوصیات کی وجہ سے آپ کو امام الانبیاء کہا جاتا ہے۔

اس اعلان سے محفل میں سناٹا چھا گیا لوگ حیران رہ گئے، خوشی سے ہر چہرہ چمک اٹھا، خوشی کا نعرہ بلند ہوا۔ اور خلیفہ نے فرمایا نوجوانو میں تمہارے باپ کا خون بہا بیت المال سے ادا کر دوں گا، نوجوانوں نے جواب دیا، امیر المومنین! ہم اپنا حق اپنے رب کی خوشنودی کے لیے معاف کر چکے لہٰذا اب ہمیں کچھ لینے کا حق نہیں اور نہ لیں گے۔

ایک ایمان افروز چشم دید واقعہ

مولانا غلام محمد حبیب، ڈیرہ اسمٰعیل خان

میں ۱۹۸۴ء میں حج بیت اللہ شریف گیا تھا، عرفات کے دن ایک حاجی سے ملاقات ہوئی۔ جو کہ پنجاب کا رہنے والا تھا۔ اس نے تقریباً ۱۲ بجے دن ہمارے خیمے میں کھڑے ہو کر حجاج کرام کو متوجہ کیا اور کہا کہ آپ میری ایک داستان سنیں۔ میرے ساتھ میری بیوی بھی بیٹھی ہوئی ہے یہ گواہ ہے اور میرے ساتھی بھی جو میرے ساتھ آئے ہیں سب گواہ ہیں۔ میں امریکہ سے بعد میں حج بیت اللہ آیا ہوں میرا لڑکا امریکہ میں ہے۔ ہمارے لڑکے نے ہم دونوں میاں بیوی کو امریکہ بلوایا تھا۔ کیونکہ میرے دونوں گھٹنے شل ہو چکے تھے۔ اس کا علاج پاکستان میں نہ ہو سکا تو علاج کی غرض سے امریکہ جانا پڑا، پورے ۲ سال امریکہ میں علاج کرایا۔ کرنٹ، انجکشن اور دوسری ادویات کثرت سے استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ہم نے بیت اللہ شریف جانے کا فیصلہ کیا، جب ہم بیت اللہ شریف حاضر ہوئے تو

گھٹنوں کے بل چل کر طواف کیا۔ اور خوب رو یا ہر مقام پر دُعائیں مانگیں۔ تہجد کے وقت کئی روز سے رو رو کر گڑگڑا کر دعا مانگی، یا اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنی شفا کاملہ نصیب کر یا پھر مجھے موت دے دے۔ ایک دن تہجد سے فارغ ہو کر ابھی دعا مانگ رہا تھا کہ کسی نے مجھے کندھوں سے پکڑ کر اُٹھانا چاہا، مگر میں اُٹھنے کے قابل نہ تھا، لہذا میں نے چلا کر کہا "اللہ کے بندے میں تو آرام سے اپنی جگہ پر بیٹھا ہوں، مجھے مت چھیڑ" میں بیمار ہوں اُٹھ نہیں سکتا، مگر جب میں نے اپنی طرف دیکھا تو میں اپنے پاؤں پر کھڑا تھا، میں نے دل سے سوچ کر یہ فیصلہ کیا کہ ضرور یہ کوئی فرشتہ تھا۔ بہرحال وہ دن جب مجھے کسی نے کندھے سے پکڑ کر اُٹھایا تھا اور آج کا دن میں بالکل ٹھیک ہوں بغیر کسی دوائی انجکشن، کرنٹ کے ٹھیک ٹھاک ہوں۔ میں اپنے پاؤں پر چل سکتا ہوں بلکہ دوڑ بھی سکتا ہوں۔ یہ سب بیت اللہ شریف کی برکت ہے۔ جس بیماری کا علاج امریکے ڈاکٹر نہ کر سکے وہ صرف بیت اللہ شریف کی حاضری سے ہوا۔ میں بفضل تعالیٰ ٹھیک ہوں۔

معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر احمد متعلم دار العلوم بنگالی کالونی حیدر آباد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ کوئی شخص قرآن کی ایک سورۃ کے مثل لکھنے پر قادر نہیں ہوا۔

اور ایک معجزہ شق القمر کا ہے۔ کہ ایک رات کفار مکہ نے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی اُنگلی کا چاند کی طرف اشارہ کیا۔ جس سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور سب کفار نے دیکھ لیا۔ اور پھر دوبارہ آپس میں دونوں چاند کے ٹکڑے جُڑ گئے۔ اور چاند جیسا تھا ویسا ہو گیا۔

اور ایک معجزہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا و برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔

اور ایک یہ معجزہ ہے کہ غارِ ثور میں جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں سانپ نے کاٹا جس کی تکلیف سے آپؓ کے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور حضور نے اپنا لعاب مبارک لگا دیا۔ جس سے تکلیف کا اثر جاتا رہا۔

اور ایک معجزہ یہ ہے کہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا، اس گوشت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر کی خبر کر دی،

اور ایک معجزہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی۔ آپ نے حضرت انسؓ کو حکم دیا کہ کھجور کے چند درختوں سے کہہ دو کہ جمع ہو جائیں۔ انہوں نے درختوں سے کہا تو وہ جمع ہو گئے۔ جب قضائے حاجت فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ واپس چلے جائیں چنانچہ درخت اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

اور ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ایک ہرنی جو مقید رقید تھی آپ سے درخواست کی کہ حضورؐ مجھ کو آزاد کر دیں کہ میں اپنے بچے کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی آپ نے اس کو آزاد کر دیا۔ اور ہرنی نے کلمۂ شہادت أشهد ان لا الٰه الا الله واشهد ان محمداً عبده و رسوله پڑھا۔

اور ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ کی ہجرت کے وقت سراقہ

باقی ص۳۰ پر

فرمودات حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

محمد الدین جوہر آباد خوشاب

(۱) شریعت ایک نعمت ہے جو دوا بھی ہے اور غذا بھی ہے شریعت غذا اس کیلئے ہے جو کلفت مجاہدہ اٹھا رہا ہو اور ظاہر ہے کہ مجاہدہ جوانی میں ہی ہو سکتا ہے۔ شریعت دوا اس کے لئے ہے جو کلفت مجاہدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یعنی مجاہدہ کر نہیں سکتا۔ اور یہ بڑھاپا ہی ہے جس میں انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ مجاہدہ کر نہیں سکتا۔ اس وقت شریعت دوا کا کام دیتی ہے۔

(۲) مجاہدہ جوانی میں شروع کر دینا چاہیے اگر عادت پختہ ہو گئی تو بڑھاپے میں مجاہدہ، دوا اور غذا دونوں کا کام دے گا۔

(۳) اہل اللہ کی دوستی صرف دین کے لئے ہی ہوتی ہے دنیا کے لئے نہیں۔ جس کی دوستی صرف دنیا کے لئے ہو وہ اہل اللہ میں سے نہیں ہے۔

(۴) اہل اللہ کی پہچان صرف یہ ہے کہ اس کا تعلق صرف اور صرف اللہ سے ہو۔ جس کا تعلق اللہ سے نہیں ہو سکتا اس کی پہچان شریعت پر پابندی ہے۔ شریعت پر پابندی کے بغیر اللہ سے لگاؤ نہیں ہو سکتا۔

(۵) جس کا میل جول اہل دنیا کے ساتھ ہے۔ وہ اہل اللہ میں سے نہیں ہے۔

(۶) نیک اعمال سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ اور نور سے ظلمت دور ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دل سے کل ظلمت کبر، بغض، حسد، غصہ، اور معصیت دور ہو جاتی ہے۔

ضلع بہاولنگر کا قدیمی سب سے بڑا فعال و متحرک اور مسلک علماء دیوبند کا ترجمان ادارہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی (رجسٹرڈ)

آپ کی زکوٰۃ، صدقات و عطایا کا سب سے بہترین مصرف ہے

ادارہ ہذا میں ۶۰۰ طلباء ۲۵ ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تین صد کے قریب، بیرونی طلباء ہیں جنکی خوراک پوشاک، علاج معالجہ و دیگر اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔ بارہ لاکھ روپیہ نقد اور پندرہ صد من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف اور حفظ و ناظرہ تجوید القرآن کے علاوہ فاضل عربی، فاضل فارسی کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ ہذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ علاقہ ہذا کئی سالوں سے سیم و تھور کی زد میں آیا ہوا ہے۔ مزید برآں بارشوں و ژالہ باری کی تباہ کاریوں نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے جس سے اہل علاقہ خود بڑے پریشان ہیں۔ اندریں حالات مدرسہ کی مالیات بھی شدید متاثر ہوئی ہیں اور مدرسہ کافی مقروض ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہذا کا ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے جس میں پندرہ ہزار کے قریب مختلف موضوعات پر مشتمل قدیم و نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔ سیم و تھور کی وجہ سے کتب خانہ کی پرانی عمارت خستہ ہو چکی ہے نئی عمارت زیر تجویز ہے جس پر پانچ لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ ہے۔ مدرسہ ہذا سنہ ۱۹۲۷ء سے قائم ہے۔ مدرسہ ہذا میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مولانا اعزاز علی صاحبؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا سلیم اللہ خان جیسی عظیم شخصیات تشریف لا کر ادارہ کو خراج تحسین اور اس کی علمی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں اپنی زکوٰۃ و خیرات و عطایا سے ادارہ ہذا کی بھرپور امداد فرمائیں۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی میں ۱۱۲ ہے

محمد قاسم قاسمی، مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر پاکستان

مکتوب لندن

○ —— قادیانیوں کے نزدیک روزے کا تصور
○ —— مولانا اسلم قریشی کہاں ہیں؟
○ —— قادیانی مبلغ کی خرافات

محمد اقبال رنگونی (مانچسٹر)

قادیانی روزہ اور رمضان

رمضان المبارک کا عظیم مہینہ آچکا ہے۔ مسلمان رمضان المبارک کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ انہیں یہ بات بھی بخوبی معلوم ہے کہ رمضان المبارک یا تو ۲۹ کا ہوتا ہے یا پھر ۳۰ کا ہوتا ہے۔ اور یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ایک دن کا ایک ہی روزہ ہوتا ہے۔ سحری کھا کر صبح روزے کی ابتداء کی جاتی ہے اور بوقت مغرب افطار کیا جاتا ہے۔

اب آئیے دیکھیں قادیانیوں کے روزے اور رمضان کے کیا اصول ہیں۔ مرزا قادیانی تفسیر فاتحہ صفحہ پر لکھتا ہے۔

"فی سبعین یوما من شهر الصیام"

(از حرف محرمانہ صفحہ ۱۳)

یعنی ماہ رمضان کے ستّر دنوں میں۔

معلوم نہیں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کیسا رمضان ہے جس کے ۲۹ یا ۳۰ کے بجائے ۷۰ (ستر) دن ہوتے ہیں۔ بہرحال ان کا اپنا الگ مذہب ہے مگر افسوس تو اس کا ہوتا ہے کہ مرزا طاہر احمد رمضان المبارک کا جہاں اعلان کرتے ہیں وہیں ایک ماہ بعد عید کا بھی اعلان کر دیتے ہیں۔ یعنی مرزا طاہر بہرحال مرزا صاحب کے اس ارشاد بے بنیاد کی دھجیاں بکھیرتے رہتے ہیں۔

جہاں تک روزے کا مسئلہ ہے قادیانی شریعت اس میں بھی عجوبہ ہے۔ ان کے نزدیک ایک دن میں سات روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود ۶ اپریل ۲۴ء کو قادیان میں ایک خطبہ میں کہتا ہے۔

"میں نے جماعت کو ہدایت دی ہے کہ وہ ہر جمعرات کو سات نفلی رکھے" (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۲۶ء صفحہ ۶ کالم ۳)

چھوٹے بچوں کے بارے میں عام طور پر سنا جاتا ہے کہ والدین انہیں روزے کی مشق کرانے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ بیٹا صبح روزہ رکھو دوپہر کو کھول دینا اور پھر دوپہر کو رکھ کر شام کو کھول لینا۔ بچے عموماً اس پر عمل بھی کرتے ہیں بچے بھی ایک دن میں ایک یا دو "روزے" کی شکل بنا لیتے ہیں مگر قادیانی تو بچوں سے بھی سبقت لے گئے کہ ایک دو تین نہیں بلکہ سات سات روزے ایک دن میں رکھے جا سکتے ہیں کیا پُرلطف روزے ہوں گے، نہ بھوک لگے نہ پیاس لگے! اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم ہی ہم ہیں ——

کیا مولانا اسلم قریشی ضیاء کے پاس ہے؟

ہمارے ایک محترم دوست فضل الرحمٰن صدیقی صاحب ایک دن مانچسٹر کے مرزائیوں میں پہنچ گئے۔ وہاں پر ایک قادیانی مبلغ چوہدری رشید احمد موجود تھا۔ صدیقی صاحب کا کہنا ہے کہ باتیں کرتے کرتے جب میں رخصت ہونے لگا تو میں نے اس قادیانی مبلغ سے برسرِ راہ پوچھ لیا کہ بتاؤ مولانا اسلم قریشی کو آپ لوگوں نے کہاں چھپا رکھا ہے۔ قادیانی مبلغ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ "قریشی کو ضیاء الحق نے چھپا رکھا ہے" —— قادیانی مبلغ کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ قریشی صاحب کہاں ...... ہیں؟ اور کس حالت میں ہیں۔ اب ہم صدر ضیاء الحق صاحب سے گذارش کریں گے کہ قادیانی مبلغ کے اس اعلان کے بعد اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے سر سے اس الزام کو رفع کریں۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما جن سرکردہ قادیانیوں پر شک کا اظہار کر رہے ہیں۔ انہیں گرفتار کر کے پوری تحقیق کرائیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ معاملہ چند گھنٹوں میں طے ہو جائے گا —— گذارش ہے کہ آپ توجہ کریں۔

قادیانی مبلغ کی خرافات

صدیقی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جب میں نے قادیانی مبلغ سے کہا کہ گالی گلوچ بہت بری بات ہے۔ جب ایک عام آدمی کو یہ بات زیب نہیں دیتی تو پیغمبروں کے بارے میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ گالیاں دیتے تھے۔ اگر آپ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں تو پھر اس کی گندی گالیوں کا کیا جواب ہوگا —— قادیانی مبلغ جب اس سوال کا جواب دینے سے عاجز ہو گیا تو اس نے قرآن کریم پر بہتان باندھتے ہوئے کہا کہ

"قرآن گالیوں سے بھرا ہوا ہے"

استغفر اللہ! جس قوم کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن گالیوں سے بھرا ہوا ہے اس کے کفر میں کیا شک رہ گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر قرآن کی، اسلام کی اور مسلمانوں کی اور کون سی توہین ہو سکتی ہے —— ہم اس پر کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے!

صدیقی صاحب نے بتایا کہ

"جب میں نے قادیانی مبلغ سے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو محمدی بیگم کے عشق کا مارا ہوا تھا۔ اور اسے پانے کے لیے ہر حیلے، ہر ٹوٹکے بھی کئے مگر اسے کامیابی نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ وہ قادیان کے ایک گڑھے میں دبا دیا گیا"

قادیانی مبلغ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ

"تمہارے علماء نے لکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی کی لڑکی پر عاشق تھے۔ اگر مرزا صاحب نے عشق کر لیا تو کون سا گناہ کا کام کیا ہے؟"

قادیانی مبلغ کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ان علماء کی کتابوں سے یہ واقعہ دکھائیں اور منہ مانگا انعام لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس انداز میں گستاخی شاید یہود و نصاریٰ

باقی صفحہ ۳۰ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

صدقہ اور مسجد

سائل :۔ محمد اسماعیل   روڈہ ضلع خوشاب

س :۔ شمارہ نمبر ۲۰ میں کفارے کا مسئلہ پڑھا کہ صدقہ ختم نبوت کے فنڈ اور مسجد کی تعمیر میں دیا جائے۔ علماء سے سنتے رہتے ہیں کہ صدقہ غریبوں مسکینوں کا حق ہے آیا صدقہ مسجد کی تعمیر میں لگا سکتے ہیں؟ پوری تشریح سے بیان فرمائیں اگر مسجد میں لگ سکتا ہے تو کس طرح لگ سکتا ہے پوری تعریف کریں۔

ج :۔ جو رقم بھی راہ خدا میں خرچ کی جائے وہ صدقہ ہے۔ اس لئے مسجد میں جو رقم لگائی جائے وہ بھی صدقہ ہے اور فقراء و مساکین پر جو رقم خرچ کی جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

اسٹوڈنٹ اور قربانی کی کھال

سائل شفیق الرحمٰن جٹھ   کراچی

ایک طالب علم جنہوں نے انجینیرنگ میں بی۔ ای کی ڈگری حاصل کی ہے، وہ اسی شعبے میں مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کنیڈا (شمالی امریکہ) کی یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتے ہیں، جس کیلئے وہ یونیورسٹی سے منظوری حاصل کر چکے ہیں۔ اور داخلہ کے تمام ضروری کاغذات تیار ہیں۔ اور اب یونیورسٹی میں تعلیم کی فیس اور کنیڈا کے سفر کے لئے ان کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی شدید ضرورت ہے۔ لیکن ان کو یہ دشواری درپیش ہے کہ ان کے پاس ذاتی طور پر اس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ وہ پچھتر ہزار روپے اپنے حلقۂ تعارف سے اس مقصد کے لئے جمع کر لیں تو بقیہ نصف رقم پچھتر ہزار روپے سے جمعیت مجر جائے قربانی فنڈ سے ان کی اعانت کر دے۔ تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے بیرون ملک جا سکیں اور اس اعلیٰ تعلیم کو ملک و قوم کی خدمت کا ذریعہ بنا سکیں

دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیا ایک فرد واحد کی یہ اعانت چرم ہائے قربانی کی حاصل ہونے والی رقم کی مد سے کیجا سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ درخواست دہندہ خود کو اس کا مستحق بتاتے ہیں۔

ج :۔ مجھے تو قطعاً ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے اہل علم سے دریافت کر لیا جائے۔ اگر ان صاحب کو یہ رقم دینی ہو تو اس کی تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ ان کو اتنی رقم بطور قرض کے دیدی جائے اور جب وہ خرچ کر لیں تو اس رقم سے ان کا قرض ادا کر دیا جائے۔

زبان نہیں چلتی

سائل :۔ محمد اشرف   تحصیل بورے والہ

س :۔ بندہ الحمدللہ نماز کی پابندی کرتا ہے لیکن ایک بڑی زبردست پریشانی ہے کہ جب نماز پڑھتا ہوں تو زبان نہیں چلتی اور ایک ایک آیت کو کئی کئی بار پڑھنا پڑتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زبان میں لکنت ہے۔ لیکن عام بول چال کے اندر یہ چیز محسوس نہیں ہوتی، مہربانی فرما کر اس کیلئے کوئی وظیفہ بتائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی اور یہ بھی کہ بندہ B.S.C کا طالب علم ہے لیکن دل لگا کر پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس کے لئے بھی کوئی وظیفہ مقرر فرما دیجئے

ج :۔ اس کے لئے کسی وظیفہ کی ضرورت نہیں، بس یہ کیجئے کہ جو آیت ایک دفعہ پڑھ لی اس کو دوبارہ نہ پڑھیئے چاہے آپ کو چند سیکنڈ ٹھہرنا پڑے۔ انشاء اللہ چند دنوں بعد یہ پریشانی دور ہو جائے گی۔ اور اگر آپ نے مکرر پڑھنے کی عادت جاری رکھی تو یہ بیماری پختہ ہوتی جائے گی۔

امامت کا مسئلہ

سائل :۔ محمد عبداللہ عاجز   لاہور

س :۔ میں نے ایک شخص کے پیچھے تقریباً تیرہ ماہ نماز باجماعت

باقی ص ۲۳ پر

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن ننگر گڑھ

قطب زماں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوری رح کی یاد میں قائم ہے، اور ایک عرصہ سے دین متین کی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیے مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں نیشنل بنک مین بازار ننگر گڑھ میں مدرسہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر ۶۸۵ ہے۔

مہتمم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن، بخاری چوک ننگر گڑھ ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

باطل کا تعاقب

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کے خط کا جواب

تحریر: محمد حنیف ندیم

اعتراض

مرزا صاحب مسیح موعود ہیں خدا نے ان کو مسیح قرار دیا ہے ــــ مرزا صاحب کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں کہ بادشاہ تیرے کپڑوں میں برکت ڈھونڈیں گے۔

جواب

مرزا قادیانی کیسے مسیح ہوا؟ جبکہ وہ خود لکھتا ہے کہ مہدی اور مسیح کی سب روایتیں بے اصل ہیں جب روایتیں ہی بے اصل ہوگئیں تو مرزا قادیانی کی مسیحیت بھی بے اصل ہوگئی۔

جہاں تک بادشاہوں کا مرزا کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا تعلق ہے تو مرزا قادیانی کی کتابیں اور طرزِ عمل گواہ ہے کہ وہ ساری عمر انگریز بادشاہ اور ملکہ برطانیہ کی چاپلوسی کرتا رہا اس سلسلہ میں چند حوالے گذشتہ صفحات میں درج کیے جاچکے ہیں مزید وضاحت مطلوب ہو تو مرزا قادیانی کے دو کتابچے ستارۂ قیصرہ اور تحفۂ قیصرہ مطالعہ کرلیں ۔ رہی یہ بات کہ اس کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گی، جب اصلی دجال مختصر وقت میں پوری دُنیا کا چکر لگائے گا تو مرزا قادیانی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے مطابق دجال ہے۔ اس کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ سکتی ہے کیونکہ یہ کہاوت ہے" نیکی نو کوس بدی سو کوس" اور پھر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو تو یہودیوں اور عیسائیوں کی سرپرستی اور امداد بھی حاصل ہے وہ اگر مرزا طاہر کو اپنے ساتھ چاند پر بھی لے جائیں تو کوئی بعید نہیں اور نہ یہ مرزا قادیانی کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو اصلی دجال بدرجہ اولیٰ سچا قرار پائے گا کیونکہ قادیانی سو سال تک بقول خود زمین کے کناروں تک پہنچ پاتے ہیں۔ اور اصلی دجال مختصر وقت میں بذاتِ خود گھوم پھر جائے گا۔

اعتراض

آپ نے لکھا ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں اور جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے کسی اور کے لیے ظہور میں نہیں آئے اول یہ کہ چاند کو اس کی گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات گرہن ہوگا، دوم سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے دوسرے دن گرہن ہوگا اور یہ نشان ماہ رمضان میں ہوگا اور ہر شخص جانتا ہے کہ ماہ رمضان گھومتا رہتا ہے قریباً ۳۶ سال بعد پھر اسی ماہ میں آئے گا یہ عظیم نشان مرزا صاحب کے دعوے کے پانچ سال بعد ۱۸۹۴ء میں ایک بار ہندوستان میں اور اگلے سال ۱۸۹۵ء میں امریکہ میں ظاہر ہوگیا

جواب

جناب! پہلے تحریر کیا جاچکا ہے کہ مرزا قادیانی مہدی اور مسیح کی سب روایتوں کو بے اصل روایتیں کہہ چکا ہے۔ جب سب روایتیں ہی بے اصل ہیں تو آپ کس اصول کے تحت اس بے اصل روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں - کیا آپ کا علم مرزا قادیانی سے زیادہ ہے اور کیا آپ کو بھی مرزا قادیانی کی طرح خودساختہ "الہام" ہونے لگے ہیں؟

۲۔ آپ نے اصل روایت نہیں لکھی بلکہ مفہوم بیان کیا اور مفہوم بھی وہ جو خودساختہ ہے وہ روایت یہ ہے

ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ یہ روایت دارقطنی کی ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کی یہ عبارت تھی کہ وہ اپنے مخالف اس صحیح روایت کو بھی یہ کہہ کر رد کردیتا تھا کہ یہ حدیث بخاری میں نہیں جیساکہ حضرت مسیح ابن مریم کے بارے میں وہ حدیث جس میں ان کے دمشق جامع مسجد کے شرقی مینارے پر نزول کا ذکر ہے لیکن آپ ہیں کہ دارقطنی کی ایک من گھڑت روایت کا سہارا لے رہے ہیں کہ کسی طرح مرزا قادیانی جھوٹے مسیح کی بجائے سچا مسیح بن جائے لیکن یاد رکھیے! آپ کا یہ خواب محض دیوانے کی بڑ ثابت ہوگا۔ ملاحظہ کیجئے

۲۔ اس روایت میں لاول لیلۃ یعنی رمضان اور سورج گرہن کے متعلق فی النصف منہ یعنی نصف رمضان لکھا ہے جبکہ بقول مرزا قادیانی :-

" قانونِ قدرت جب سے دنیا بنی اس طرح ہے کہ چاند گرہن کے لیے ۱۳،۱۴،۱۵ اور سورج گرہن کے لیے ۲۷،۲۸،۲۹ تاریخیں مقرر ہیں یہ نظام کبھی نہیں ٹوٹ سکتا "۔ (مفہوم ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷)

چونکہ اس روایت میں چاند گرہن کے لیے رمضان کی پہلی رات اور سورج گرہن کے لیے رمضان کی ۱۵ تاریخ لکھی ہے اس لیے یہ روایت از روئے روایت ہی غلط نہیں از روئے درایت بھی غلط ہے۔

الغرض اس روایت کے خلاف مرزا قادیانی کے زمانے میں چاند گرہن ۱۳ رمضان اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو ہوا اور ہوا بھی دعوائے مسیحیت کے ۵ سال بعد، جیساکہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا پہلے بھی کبھی ہوا ہے یا نہیں؟ تاریخ کی ورق گردانی کیجیے اس قسم کے واقعات پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی ـــــ تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ ـــــ رمضان ـــــ ۱۲۳۲ھ
۲ ـــــ " ـــــ ۱۲۴۴ھ
۳ ـــــ " ـــــ ۱۲۶۷ھ
۴ ـــــ " ـــــ ۱۲۹۰ھ
۵ ـــــ " ـــــ ۱۳۱۱ھ

۶ ـــــ ـــــ ۱۳۲۵ھ

۷ ـــــ ـــــ ۱۳۵۶ھ

۸ ـــــ ـــــ ۱۲۷۸ھ

۹ ـــــ ـــــ ۱۴۰۲ھ

حوالہ دیکھئے انسائیکلوپیڈیا آف آسٹرولوجی ۱۹۵۰ء مصنف نیکوڈیور۔

تیرہویں صدی ہجری ۱۲۲۲ھ سے لے کر ۱۲۹۰ھ تک چار مرتبہ اس کے بعد چودہویں صدی میں ۱۳۱۱ھ سے لے کر ۱۳۷۸ تک چار مرتبہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگ چکا ہے۔ جبکہ پندرہویں صدیؐ کے شروع میں ایسا ہو چکا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ مسیح اور مہدی کی علامات نہیں بلکہ اتفاقات ہیں ورنہ تو لازم آئے گا کہ جب بھی ایسا واقعہ ہو کوئی نہ کوئی مسیح اور کوئی نہ کوئی مہدی ضرور ہو ـــــ اس طرح مرزا قادیانی سے پہلے جتنے جھوٹے مسیح یا مہدی گذرے ہیں یا بہاء اللہ ایرانی جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ان کے پیروکار بھی اس سے دلیل پکڑ سکتے ہیں (کیونکہ کئی مدعیان نبوت کے وقت میں ایسے اتفاقات ہو چکے ہیں)

۳ ـــــ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ سورج یا چاند گرہن کسی حادثے یا افتاد کی علامت ہوا کرتے ہیں چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال پُرملال ہوا تو اس وقت سورج کو گرہن لگا تھا ـــــ سورج یا چاند گرہن کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ فوراً مسجد میں جا کر نوافل ادا فرماتے اور استغفار پڑھتے، صحابہ کرامؓ کی جماعت بھی آپؐ کے ہمراہ جاتی تھی۔ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقۂ کار کو دیکھیں تو ہمیں ان نشانات قدرت کے ظہور کے وقت نفل پڑھنا، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور انکی ہمہ گیر قدرتوں کے پیش نظر اس کے خوف و خشیت سے دل بھر جانا اور موقعہ کی مناسبت سے دعائیں کرنا چاہیں نہ کہ انہیں کسی کے سچا یا جھوٹا ہونے کی دلیل بنایا جائے۔

۴۔ چاند یا سورج گرہن کے وقت اندھیرا چھا جاتا ہے ظلمت کا بسیرا ہوتا ہے روشنی اور نور ختم ہو جاتا ہے یہ علامت کسی فتنے کے ظہور کی ہو سکتی ہے۔ اور مرزا قادیانی کے وجود سے ایک بہت بڑے فتنے کا ظہور ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ حضرات کو چاہیے کہ ان نشاناتِ قدرت سے عبرت حاصل کر کے مرزا قادیانی پر دو حرف بھیج دیں کیونکہ وہ اس نشان کی وجہ سے بہت بڑا فتنہ تھا۔

۵۔ دارقطنی کی اس روایت کا ایک راوی عمرو بن شمر ہے جسے محدثین نے منکر الحدیث اور متروک الحدیث لکھا ہے ـــــ دیکھئے میزان الاعتدال۔

پس معلوم ہوا کہ یہ روایت اسی طرح جعلی ہے جس طرح مرزا قادیانی کا نبی، مسیح یا مہدی ہونا۔

طعنہ

اس جعلی روایت کے بارے میں آپ نے یہ طعنہ دیا ہے کہ

وہ جس پیشگوئی کے پورا ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی تھی، ان علماء نے اعلان پر اعلان اور جلسے پر جلسے کرنے شروع کر دیے کہ ہم اس نبوت کو (یعنی حضورؐ کی نبوت کو) ختم کر کے چھوڑیں گے۔

جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جعلی روایتوں کی

رنگپور بگھور میں قادیانی فیکٹری کی مصنوعات توڑ ڈالیں

رپورٹ:۔ حافظ محمد الیاس نواں جنڈانوالہ

انجمن تاجران رنگ پور بگھور ضلع خوشاب کا ایک اجلاس ہوا جسکی صدارت جناب رانا محمد اصغر صاحب صدر انجمن تاجران ضلع خوشاب نے کی۔ اجلاس میں اس بات پر غور کیا کہ شیزان کمپنی کی طرف سے تیار کردہ ہر چیز کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان، دکان دار کا فرض ہے۔ کیونکہ یہ کافر مرتد ہیں اور عقیدہ ختم نبوت اور ملک و ملت کے دشمن اور مسلمانوں کے غدار ازلی ہیں لہذا انکی ہر چیز تیار کردہ کا بائیکاٹ ضروری ہے جو کہ ہمارے علم میں ہو جیسے شربت شیزان کی بوتل، اچار، یا چٹنیاں وغیرہ اجلاس میں متفقہ رائے سے ۱۵ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی کہ جس کی دکان میں شربت ثمر قند کی بوتلیں ہوں وہ دوکاندار ۱۵ اپریل ۱۹۸۶ء کو بعد نماز ظہر بلال مسجد کے سامنے لا کر مظاہرہ کرتے ہوئے توڑیں گے لہذا تمام دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانوں سے تمام بوتلیں نکال کر مسجد بلال کے سامنے ان معززآدمیوں کے سامنے جو کہ شہر رنگ پور کے سرکردہ آدمی تھے تمام بوتلیں توڑ دی گئیں جن کے نام درج ذیل ہیں (۱) قمر اسلام صاحب (۲) جناب ملک امان اللہ صاحب بگھور (۳) جناب ملک جہانگیر صاحب آڑھتی (۴) رانا گل محمد صاحب (۵) جناب حاجی ملازم حسین صاحب آڑھتی کے علاوہ شہر کے سینکڑوں آدمی بھی اس منظر کو دیکھنے والے تھے اور جن لوگوں یعنی دوکانداروں نے بوتلیں توڑی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں (۱) رانا محمد انور صاحب صدر انجمن تاجران ضلع خوشاب رنگپور (۲) سیٹھ محمد اقبال صاحب مسعود (۳) رانا ظہر الدین صاحب (۴) بابو کریم الدین صاحب (۵) رانا محمد اکبر صاحب (۶) رانا محمد اشرف صاحب (۷) جناب عبد الغفار صاحب (۸) جناب ممتاز احمد صاحب (۹) مولوی سعید احمد صاحب (۱۰) رانا عاشق علی صاحب (۱۱) رانا محمد الیاس صاحب (۱۲) الشیخ محمد اکرم صاحب (۱۳) قاری محمد حنیف صاحب یہ تھے فدایان ختم نبوت جنہوں نے قادیانیوں کی شربت کی بوتلیں جن کی تعداد ۲۰۰ تھی دوکانوں سے نکال کر باہر سڑک پر مار کر توڑ ڈالی ہیں ہم ان تمام حضرات ساتھیوں کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے یہ عملی قدم اٹھا کر قادیانیوں کے منہ پر تھپڑ مارا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ پورے ملک کے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح کا عملی قدم اٹھانے کی توفیق بخشے آمین۔

محتاج نہیں۔ پھر بھی جیسا کہ گذشتہ سطور میں ثابت کیا جا چکا ہے اس سے مرزے کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کیسے ثابت ہو سکتی ہے یا جن صحیح احادیث سے حضور کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کا آپ لوگ انکار کر کے حضور کی پاک مسند مرزا قادیانی جیسے دجال کو بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً گذشتہ صفحات میں یہ حدیث پاک پیش کی جا چکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"میری اُمت میں تیس دجال ہوں گے"

مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی تعداد قیامت تک پوری ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں "امتی" کا صاف لفظ موجود ہے۔ یہ نہیں فرمایا یہودیوں میں سے ہوں گے یا عیسائیوں اور دوسرے مذاہب میں سے ہوں۔ گے بلکہ فرمایا میری اُمت میں سے ہوں گے آپ بھی اپنے اس خط میں اقرار کر چکے ہیں کہ مرزا قادیانی امتی بھی ہے اور نبی بھی جھوٹوں کا یہ سلسلہ مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا اس کا دعویٰ بھی اُمتی نبی ہونے کا تھا وہ کلمہ بھی یہی پڑھتا تھا، اذان بھی یہی دلواتا تھا اس کے بعد ہر صدی میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے اب جھوٹے دجالوں کا یہ سلسلہ مرزا قادیانی تک پہنچ چکا ہے۔

لہٰذا اس حدیث پاک کی رو سے مرزا قادیانی کا دجال اور جھوٹا ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ تو بتایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو آپ (قادیانی) مٹانے کے درپے ہیں یا مسلمان اور علماء کرام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی جلسوں کانفرنسوں اور تحریری طور پر حفاظت کر رہے ہیں۔؟

۲۔ آپ نے اس ضمن میں مرزا قادیانی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ثابت کرنے کے لیے اس کے سلسلہ حضور کی تعریف میں دو اشعار نقل کیے ہیں۔ جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ کی تعریف کا تعلق ہے۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ واقعی مرزا قادیانی عاشق رسول تھا کیونکہ بہت سے ہندو شاعروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بہتر انداز میں تعریف کی ہے۔ پھر اس تعریف کے پردے میں اس نے اپنے عیوب کو چھپایا اور آپ جیسے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دیا۔ اگر وہ واقعی حضور کی تعریف میں مخلص ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ نہ کرتا۔۔۔۔

اس سلسلہ میں اگر مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالے مطلوب ہوں تو بندہ حاضر ہے۔ آپ کی اچھی طرح ضیافت طبع کی جائے گی۔

(جاری ہے)

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری دینی ادارہ ۱۳۸۶ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ و تجوید، فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے، محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی و مقامی طلباء کی کثرت تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے۔ اور اب مدرسہ ہذا میں ایک عالیشان مسجد زیر تعمیر ہے۔ جسکی کی لاگت کا اندازہ تقریباً دو لاکھ روپیہ ہے۔ اہل خیر حضرات کے لیے ذخیرہ آخرت کا سنہری موقعہ ہے۔

محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دار العلوم مدنیہ کوٹ ادّو ایک دینی درسگاہ ہے اس لیے ہر قسم کی اعانت و امداد کی مستحق ہے۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں محمد یوسف بنوری ۲۹ رمضان المبارک

رابطہ کے لیئے پتہ: محمد مسعود مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

آٹھویں حکمت:۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاؑ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا وعدہ کر لیا تھا جس کا ذکر **واذ اخذ اللہ میثاق النبیین** آلایہ میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاؑ نے آپؐ کی امامت میں نماز پڑھی اس طرح تمام انبیاؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور ایمان لانے کا وعدہ پورا ہوا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کا وعدہ ابھی تک انبیاؑ نے وفا نہیں کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر تمام انبیاؑ کی طرف سے بطور وکیل نصرت کا وعدہ پورا فرمائیں گے۔ اس طرح **اذ اخذ اللہ میثاق النبیین** کے دونوں وعدے وفا ہو جائیں گے۔

نویں حکمت:۔ آج سے چودہ سو سال پہلے تقریباً عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے کا اعلان فرمایا گیا۔ کیونکہ کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس طرح نزول عیسیٰ علیہ السلام ختم نبوت کی دلیل ٹھہرا۔

دسویں حکمت:۔ تاکہ **یضل بہ کثیراً** و **یھدی بہ کثیراً** کا ظہور ہو جائے۔

گیارھویں حکمت:۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ اور اسباب کی عدم احتیاج کا ظہور ہو جائے۔

بارھویں حکمت:۔ تاکہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو جائے۔ کہ بنی اسرائیل کا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن رہا ہے۔

اہم نوٹ: حیات مسیح کا عقیدہ ملت اسلامیہ میں جھگڑا ختم کرنے کے لیے آیات و احادیث میں مرزائی خوب ہاتھ مارتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے خیانت کرتے ہیں۔ کبھی آسمان کا لفظ قرآن میں دکھانے کا مطالبہ کیا۔ کبھی صحیح حدیث طلب کی۔ جس میں آسمان کا لفظ موجود ہو۔ مسلمانوں کی پیش کردہ **بل رفعہ اللہ الیہ** آیت انہیں پسند نہ آئی۔ **ان عیسٰی لم یمت** حدیث بھی اچھی نہ لگی۔ حدیث **ینزل اخی ابن مریم من السماء** بھی کڑوی لگی **کیف انتم اذ نزل ابن مریم من السماء فیکم** حدیث بھی چونکہ مرزا کے لیے مہلک تھی لہٰذا گوارا نہ کی۔ امت مسلمہ کا اجماع دکھایا گیا تو اُسے بھی اپنے لیے زہر قاتل سمجھ کر طرفہ العین سے منہ موڑ لیا۔ مرزا کا سابقہ عقیدہ پیش کیا گیا تو بھی مرزا کو دعویٰ مسیحیت سے پہلے پہلے گمراہ سمجھ کر ان کے بعد والے عقیدۂ نصرانیہ کو اختیار کیا۔

اب چاہیے تو یہ کہ مرزائی خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا لفظ حدیث میں دکھائیں یا عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا لفظ قرآن مجید میں دکھائیں۔ یا عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اجماع امت دکھائیں۔ مگر مرزائی **قد خلت من قبل الرسل** اور **انک میت وانھم میتون** وغیرہ اٹھا لاتے ہیں جن میں موت کے وقوع کا لفظ نہ ہونا واضح ہے۔ مسیح کی موت سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اور جب صلیب کا واقعہ بیان کرنے لگیں تو انجیل اور عیسائیوں کی دوسری کتابوں میں گھس جاتے ہیں۔ کسی اسلامی تاریخ کا بھی حوالہ نہیں دیتے۔ (ملاحظہ ہو وصال ابن مریم مرزا طاہر)

میں مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں، کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا لفظ قرآن میں دکھا دیں۔ یا کسی ایک صحیح حدیث یا ضعیف حدیث یا موضوع حدیث میں دکھا دیں، یا عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اجماع امت دکھا دیں، میں انہیں قرآن مجید کی زبان میں کہتا ہوں **ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین**، اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

مرزائی بہنو اور بھائیو! میں آپ لوگوں سے التماس کرتا ہوں کہ ٹھنڈے دل سے اور انصاف کے ساتھ ان دلائل کی طرف غور فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے۔

سنیے! میں اس خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں جو زمین و آسمان کا قائم رکھنے والا ہے۔ حیات و موت کا بھی وہی خالق و مالک ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک نہیں مرے۔ بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش گوئی کے مطابق قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا آخری صدی کا مجدد ہونے کا دعویٰ کرتے کرتے چل بسا، مگر نا معلوم اب یہ دنیا مہلت پر کیسے چل رہی ہے۔ مرزا کے دعوے کے مطابق تو چودھویں صدی آخری صدی ہونا چاہیے تھی۔ قیامت کیوں نہیں آئی؟

یاد رکھو! خدا کی قسم قیامت اُس دن تک نہیں آئیگی جب تک عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر تمام باطل کو ختم نہ کر دیں گے پھر اس کے بعد باطل کو کوئی مہلت نہ ملے گی۔

مرزا کو نمودار ہوئے سو سال ہونے کو آئے ابھی تک اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر ایسا احسان ہے کہ تم لوگوں کو بسنے کے لیے ایک ٹکڑا تک نصیب نہ ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلامی حکومت کی سرحدیں مکران تک پہنچ گئی تھیں۔

شاہراہِ اسلامی سے ہٹ کر تنگ و تاریک راستوں اور گھپ اندھیروں میں گھسنے والو! خدا کی قسم مرزا آپ کا دشمن ہے، اب بھی وقت ہے واپس آجاؤ! اسلام کے دروازے آپ کے لیے ہر وقت کھلے ہیں۔

صدائے ایمان
شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی ایک یادگار تحریر

قادیان کے ایک عیاش سربراہ مرزا محمود نے کسی زمانے میں وفات مسیح کے مسئلے کو نہایت معصومانہ انداز میں پیش کرکے مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کے مضمون کا تعاقب کیا اور مرزا محمود کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا۔ آپ نے یہ مضمون جمادی الاخریٰ ۱۳۵۰ھ میں تحریر فرمایا ہے حسن اتفاق سے احقر کو یہ مضمون مل گیا جسے قارئین ختم نبوت کے استفادہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

محمد اقبال رنگونی

الحمد للّٰہ، وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰے

امابعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کچھ ایسی کفر توڑ ہے کہ ہر شخص جس کے دل میں کفر کی کوئی رگ ہو آپ سے دشمنی رکھتا ہے اور آپ کی مقدس ذات پر حملہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کیوں کر وہ محسوس کرتا ہے کہ آپ کی ترقی میں اس کا زوال اور آپ کی زندگی میں اس کی موت ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو اسلام سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں باوجود اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے سے نہیں ڈرتے اور ایسے عقائد و خیالات پھیلاتے ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کی سخت تنقیص ہوتی ہے اور اس طرح عوام الناس کے دلوں سے آپ کی محبت کم کرکے اپنی محبت و تعظیم کا سکہ بٹھلانا چاہتے ہیں۔ دیکھو قادیان کا متنبی اپنی کتاب "تحفۂ گولڑویہ" ص۴۰ میں سرورِ کائنات جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی کل تعداد تین ہزار بتلاتا ہے لیکن براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۵۶ پر خود اپنے معجزات کی کل تعداد دس لاکھ بیان کی ہے۔ گویا سیدالانبیاء اپنی عظمت و شان میں اس مفتری سے تین سو تینتیس درجہ کم ہوجائے۔ (والعیاذ باللہ)

قرآن کریم میں خداوند قدوس نے ہمارے حضور کی نسبت فرمایا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا الآیہ یہ مفتری اس کو بھی برداشت نہ کرسکا اور سیرۃ الابدال ص۱۹۳ میں صاف لکھدیا کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بڑھ کر اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (یعنی خود اس مفتری) کا وقت ہو گویا حضور کی فتح اگر مبین تھی تو اس مفتری کی فتح اَبین ہے اور وہ ظاہر تھی تو یہ اظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی نسبت فرمایا: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ سب ادیان پر اس کو غالب کردے) یہ مفتری کہتا ہے کہ "اس آیت کا مصداق تو میں ہوں اور قرآن میں یہ میری خبر دی گئی ہے" غرض اس نے قسم کھائی ہے کہ جو بزرگی اور سیادت ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہوگی اس کو کسی نہ کسی طرح کم کرکے یا جھوٹ اور غلط ثابت کرکے رہوں گا۔

حق تعالیٰ نے تمام انبیاء اور بذریعہ انبیاء کے ان کی امتوں سے عہد لیا تھا کہ جو کوئی ان میں سے خاتم الانبیاء کا زمانہ پائے ان پر ایمان لائے اور ان کی تائید و حمایت کے لئے کمربستہ رہے۔ اسی لئے حضور نے صحیح حدیث میں فرمایا کہ "اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع سے چارہ نہ تھا۔" لیکن یہ سب باتیں صرف قرآن و حدیث کے ماننے والوں کی عقیدت و بصیرت میں اضافہ کرنے والی تھیں۔ خداوند کریم کا ارادہ ہوا کہ امام الانبیاء سید المرسلین صلعم کی سیادت و امامت کے عقیدہ کو محض کاغذی دستاویزوں یا زبانی شہادتوں اور خوش عقیدہ مسلمانوں کے حلقوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کا ایک ایسا خارق عادت مظاہرہ کیا جائے جس کے سامنے موافق و مخالف کو طوعاً و کرہاً سرِ تسلیم جھکا لینا پڑے۔ اس کی صورت یہ قرار دی کہ جب دنیا میں اسلام و کفر یا بلفظ دیگر حق و باطل کی ... فیصلہ کن معرکہ آرائی اور بالکل آخری کشمکش کا وقت آجائے اس وقت انبیاء بنی اسرائیل کے خاتم، حضرت عیسیٰ مسیح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم مطلق و سید برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور امت محمدیہ کا قائد بنا کر نہایت اکرام و اجلال کے ساتھ آسمان سے زمین پر لایا جائے۔ آپ زمین پر نزول فرما کر یہودیت کا استیصال اور نصرانیت کی اصلاح فرمائیں، باطل کو محو کریں، حق کو پھیلائیں۔ گھر گھر میں اسلام کا غلغلہ بلند کریں، اور یہ سب کچھ اپنا نام لے کر نہیں بلکہ اس سید و آقا کے نام سے ہو جس کے آپ نائب بنا کر بھیجے گئے ہیں اس وقت آپ اپنی رسالت کی طرف کوئی خصوصی دعوت نہ دیں گے بلکہ محمد رسول اللہ صلعم کی طرف مخلوق کو بلائیں گے۔ اور بائبل کے دستور و آئین پر نہیں، خالص قرآن و سنت کے احکام پر بندوں کو چلائیں گے جن لوگوں نے ان کو خدا بنایا تھا ان کو بتلائیں گے کہ میں خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں بلکہ اس کے سب سے بڑے بندے اور رسول کا متبع بن کر اور ایک طرح ان کی امت میں شامل ہوکر آیا ہوں اس وقت آشکارا ہوگا کہ جو عہد انبیاء سے لیا گیا تھا اس کی نوعیت کیا تھی دنیا دیکھ لے گی کہ ہمارے حضور کی اور اس امت محمدیہ مرحومہ کی وہ شان ہے کہ جو مقدس و مکرم وجود، اس قدر تعظیم و تکریم سے آسمانِ رفعت پر اٹھایا گیا تھا آج ان کی خاطر آسمان سے اترتا ہے اور خالص ان کی کتاب و سنت کا اتباع کرکے بتلا دیتا ہے کہ بڑے اونچے مقام والے بھی بارگاہ محمدی سے انتساب اور آئین محمدی کی پیروی کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔

سبحان اللہ وہ منظر کیسا عجیب اور کیسا قابل فخر ہوگا جب سرور کائنات کی سروری اور انبیاء پر آپ کی فضیلت و سیادت اس خارق عادت طریق سے علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر ہوگی۔ ایک مومن محمدی کے لئے کون سا موقع اس سے زیادہ مسرت و انبساط کا ہوسکتا ہے شاید اسی لئے حدیث میں ارشاد ہوا کہ "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم" الخ (تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے اندر نزول فرمائیں گے۔)

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ آخرت میں بھی مسیح علیہ السلام کا حشر دو مرتبہ ہوگا۔ ایک دفعہ انبیاء و رسل کے زمرہ

ہیں اور ایک مرتبہ امت محمدیہ کے ذیل میں (واللہ اعلم) خیال کرو کہ اس صورت میں ہمارے دین اور ہمارے پیغمبر (فداہ ابی وامی) کا کس قدر اعزاز واکرام ہے اور وقت نئے اور پرانی عیسائیوں کے لئے کس قدر ذلت ورسوائی کا ہونا چاہیئے۔

قادیان والوں کو یہ بھی ناگوار ہوا کہ کسی وقت اُن کے سفید فام عیسائی آقاؤں کو خود حضرت مسیح آسمان سے اُتر کر اس طرح خفیف ورُسوا کریں۔ انہوں نے فوراً قادیان سے ایک "جھوٹا مسیح" کھڑا کر دیا تاکہ آسمان سے اُس سچے مسیح کو اترنے نہ دیں... ٹھیک اُسی طرح جو تم نے سنا ہوگا کہ ایک "پودنا" رات کو اس غرض سے پاؤں اوپر کر کے سوتا تھا کہ اگر کہیں آسمان گرنے لگے تو اس کو اپنے پاؤں پر روک سکے۔ یریدون ان یبدلوا کلام اللّٰہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز سرورِ کائنات کی اُس نمایاں شانِ امامت وسیادت کا جلوہ دنیا کو دکھنے نہ دیں گے کہ حضرت مسیح آسمان سے آئیں، حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ایک اعلیٰ ترین نائب اور وفادار جرنیل کی حیثیت سے امت محمدیہ میں شامل ہوں اور اپنے نفس کو درمیان سے بالکل الگ کر کے اعلان کریں کہ "میں سارے جہاں کو محمدی پرچم کے نیچے جمع کرنے اور اُن کے دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں"۔

کہا جاتا ہے کہ "جب اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے نبی کو آسمان پر نہ اٹھایا تو حضرت مسیح کی عزت اُن سے بڑھ کر کیوں کی جائے۔ کہ وہ بجائے قبر میں دفن کیے جانے کے آسمان پر رہیں اور اتنے زمانہ تک نہ مریں۔ لیکن ان کو یا طعنوں کو یہ معلوم نہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم تو وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ایک آسمان پر نہیں تمام آسمانوں سے بھی اوپر لے گیا اور حضرت مسیح کو آسمان پر لے جا کر صحیح وسالم رکھنا بھی اِن ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہوا تاکہ وقتِ موعود پر اُن کی نیابت کا فرض ادا کرنے کے لئے اُسی عزت کے ساتھ اتارے جائیں جس عزت کے ساتھ چڑھائے گئے تھے۔

پس فی الحقیقت اُن کا آسمان پر لیجایا جانا دوبارہ زمین پر لانے کے لئے تھا اگر دنیا پر محمد رسول اللہ صلعم کی عظمت وسیادت اور اس امت کے خیر الامم ہونے کا مظاہرہ مدنظر نہ ہوتا تو نہ حضرت مسیح کو آسمان پر (جو وطن کون وفساد نہیں ہے) لے جانے کی ضرورت تھی اور نہ اتنے طویل زمانے تک زندہ رکھنے کی۔

مسلمان جانتے ہیں کہ تمام آسمان فرشتوں سے آباد ہیں اور کتنی طویل مدت سے فرشتے ایک حالت پر آلان کما کان موجود ہیں۔ لیکن صرف اتنی بات سے انبیاء ورسل پر اُن کی فضیلت ثابت نہیں ہوئی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ چاند، سورج ستارے آج تک یکساں حالت پر زمین سے کس قدر بلند مقام پر ہیں کیا ان ستاروں کو انبیاء علیہم السلام سے جو اسی زمین پر پیدا ہوئے، جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کیں اور آخر اسی زمین کے نیچے دفن کیے گئے، افضل کہا جائے گا؟ اس پر بھی اگر کوئی جاہل عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اٹھانے دو! اس کی حماقتوں اور ہماری مصلحت بینیوں سے حقائق واقعیہ بدلی نہیں جا سکتیں اور کسی کو اس بات کا موقع دیا جا سکتا ہے کہ مسیح کی موت سے فائدہ اٹھا کر خود مسیح بن بیٹھے۔

مرزا محمود نے بہت رو رو کر بیان کیا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ایسی ایسی سختیاں اٹھائیں اور صحابہ نے ایسی ایسی قربانیاں کیں جن کا عشر عشیر بھی حضرت مسیح اور اُن کے حواریوں سے ظاہر نہیں ہوا (گو قادیانی مسیح جو تمام شانوں میں اپنے کو اصل مسیح سے بڑھ کر بتلاتا ہے اس کا عشر عشیر بھی نہ دکھلا سکا) پھر کیوں کر مان لیا جائے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم تو آسمان پر نہ اٹھائے جائیں اور حضرت مسیح اٹھا لئے جائیں۔

خدا کو کیا ضرورت تھی کہ وہ یہودیوں سے ڈر کر اپنے نبی کو آسمان پر اُٹھا لیتا وہ اسی زمین میں ہی ان کی حفاظت کر سکتا اور اس کے دشمنوں کو تباہ کر سکتا تھا۔"

بلاشبہ ہمارے آقا وسید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت طویل مدت تک جو سختیاں اٹھائیں اُن سے آپکا مرتبہ کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث نحن معاشر الانبیا ء اشد بلاءً ثم الامثل فالامثل اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور حضور کے اسی علو رتبت کے آثار وثمرات میں سے یہ ایک اثر و ثمرہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دوبارہ آپ کی امت کے زمرہ میں شریک کرنے کے لئے آسمان پر محفوظ رکھا گیا۔ پس مسیح کا آسمان پر اٹھانا اگر کوئی عزت وفضیلت کی چیز ہے (اور بے شک ہے) تو وہ عزت وفضیلت بھی نتیجہ اور غرض وغایت کے اعتبار سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی۔

رہا یہ کہنا کہ آسمان پر لے جانے کی ضرورت ہی کیا تھی، کیا زمین پر خدا حفاظت نہ کر سکتا تھا؟ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ اور ابراہیم علیہ السلام کو عراق سے شام لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا اللہ اس پر قادر نہیں تھا کہ ان کو اپنے وطن عزیز ہی میں رہنے دیتا اور اس سرزمین مکہ ہے جس کی نسبت حضور فرماتے ہیں کہ "خدا کی قسم تو سب شہروں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے۔ الخ" نہ کرتا اور سب دشمنوں کو وہیں رہتے ہوئے زیر کر دیتا اور دوستوں کو وہیں کھینچ لاتا؟ اس طرح کے سوال ہزاروں ہو سکتے ہیں جن سب کا جواب حافظ شیرازی نے دیا ہے کہ ؎

حدیث از مطرب و مَی گو و رازِ دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را!

پس تمام سچے ایمانداروں کو لازم ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان عظیم الشان فتنوں کی شب دیجور میں قرآن وسنت کی روشنی سے علیحدہ نہ ہوں۔ بہت سے لیٹرے، ڈاکو، چور اُچکے گھات میں لگے ہوئے ہیں کہ تم سے دولتِ ایمان چھین لیں اور بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا دم بھرتے ہوئے بہت ہوشیاری سے اندر ہی اندر تمہارے دلوں سے ان چیزوں کو نکالنے اور اپنی عظمت ومحبت کا سکہ بٹھلانے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن اوّلاً اللہ کی توفیق اور ثانیاً مومنین کی فراست سے امید ہے کہ وہ رہبر و رہزن میں فرق کریں گے اور ان عیاروں کو اپنے ملعون مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیں گے۔

مسلمانو! ہوشیار و بیدار رہو۔ ان دجالوں کے مغالطات میں مت آؤ، قرآن وسنت کی حبل متین کو مضبوط

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب اسمٰعیل باوا

بچوں، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

نماز

احمد طہٰ

جماعت چہارم سرگودھا

نماز ساری عبادتوں میں سب سے زیادہ اہم چیز ہے قیامت میں ایمان کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہونا ہے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ کفر اور اسلام کے درمیان میں نماز ہی آڑ ہے۔ نماز ہی اس کلمہ گو کی ہے جو حضورؐ کو خاتم النبیین مانتا ہو ورنہ سب عبادت بیکار ہے۔

ایک مرتبہ نبی کریمؐ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے آپؐ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اسکے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درختوں سے گر رہے ہیں۔

ٹال کر نماز پڑھنے والی ایک عورت کا انجام

ثریا انجم مانسہرہ

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہو گیا۔ بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر پر آگئے۔ پھر یاد آیا کہ ان کے پاس کچھ نقدی تھی۔ جو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں گر پڑی۔ ناچار موقعہ نکال کر قبرستان پہنچے، اور مال نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا دیکھتے ہیں کہ اس قبر میں آگ لگ رہی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے۔ بہن کی قبر کا یہ قصہ دیکھ کر روتے پیٹتے گھر پہنچے اور اپنی ماں کے پاس جاکر بہن کی قبر کا حال سنایا۔ ماں نے رو کر بیٹے سے کہا۔ بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی۔ البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت ٹال کر پڑھا کرتی تھی ہو نہ ہو اس گناہ کے سبب آگ میں جل رہی ہے۔

کرامت

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

بادشاہ روم نے اسلام قبول کرنے کے بعد خلیفہ ثانی امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں عرضی پیش کی۔ کہ میرے سر میں شدت سے درد رہا کرتا ہے۔ بہت علاج کرا چکا ہوں لیکن فائدہ نہیں ہوتا مراد پیغمبر سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ ابن خطاب نے سیاہ رنگ کی ٹوپی سلوا کر بادشاہ روم کے پاس بھجوا دی۔ کہ اس کو سر پر پہنے رہا کریں۔ بادشاہ نے اس ٹوپی کو بیکر بڑے تعظیم و تکریم سے بطور تاج کے سر پر رکھ لیا۔ ٹوپی کا سر پر رکھنا تھا کہ اسی وقت درد سر جاتا رہا۔ جب تک پہنے رہتا درد سر بالکل نہ ہوتا۔ جب اتار دیتا۔ پھر درد ہونے لگتا بادشاہ کو بہت تعجب ہوا۔ دل میں کہا کہ دیکھو اس میں کیا ہے۔ جب کھولا تو اس میں ایک پرچہ کاغذ کا موجود ہے۔ جس پر صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے۔ امیر عمرؓ کی اس کرامت کو دیکھ کر بادشاہ روم کا ایمان زیادہ قوی ہو گیا۔

مرسلہ: غلام فرید شاکو ککوٹ

اچھی باتیں

محمد یوسف رانا کوورڈ لعل عیسن

ماں باپ کی قدر یتیم سے علم کی قدر ان پڑھ سے

دین کی قدر اہل دین سے روٹی کی قدر بھوکے سے

وقت کی قدر محنتی سے پانی کی قدر پیاسے سے

آنکھوں کی قدر نابینے سے دولت کی قدر غریب سے

صحت کی قدر بیمار سے پوچھئے

تعمیر اخلاق

غلطی سے اصلاح

از: ضیاء الرحمٰن ارشد بہاروپورکا

اس خیال میں رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست اور خوبصورت رہوں گا۔ یہ غلطی ہے۔

اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اسکی توقع رکھنا۔ یہ غلطی ہے۔

آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا اور ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا۔ غلطی ہے۔

دوسروں کی موت دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بری سمجھنا۔ غلطی ہے۔

مرتد کفار مرزائیوں سے دوستی رکھ کر اپنے کو عاشق رسول یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلانا۔ غلطی ہے۔

سنہری باتیں

ریاض احمد بٹؒ کریم پورہ لالہ موسیٰ

اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے تو اپنی ہستی کو اپنے دوست کے سامنے جلا ڈال۔

میٹھے بول غصے کو دفع کرتے ہیں۔

کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں داخل ہے۔

بزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔

مطالعۂ کتب اچھا شغل ہے

محمد شفیع عمرالدین میرپور خاص سندھ

دینی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ یہ بہت اچھا شغل ہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان نقشبندیؒ فرماتے ہیں کہ "کتب بینی (دینی کتابوں کا مطالعہ) انسان کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔"

لہٰذا دینی کتب کا مطالعہ خوب غور و خوض کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اور جو پڑھا جائے اس پر کوشش کر کے عمل بھی کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق طلب کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ اس ضمن میں ہدایت فرماتے ہیں کہ:

"مواعظ و نصائح کا مطالعہ جس قدر میسر ہو خوب غور و خوض سے کریں۔ جو پڑھیں اس پر عمل کریں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (مکتوب ۱۴۷۔ دفتر دوم)

بے توجہی کے ساتھ بلا سوچے سمجھے پڑھنے سے نہ ہی بات ذہن نشین ہوگی، نہ ہی دل عمل کی طرف راغب ہوگا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں:

در بخوانی صد صحف بے سکتۂ
بے قدر، یادت نماند نکتۂ

یعنی اگر تم بلا سوچے سمجھے سو کتابیں بھی پڑھو گے تو اے بے خبر! ان کا تجھے ایک نکتہ بھی یاد نہ رہے گا۔ جب یاد نہ رہے گا تو عمل کیسے ہوگا؟

دینی کتب کے مطالعے کے لئے انتخاب کرنے میں بہت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ صحیح عقیدہ علمائے کرام کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ غافل اور بے دینوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے دور رہنا چاہیے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ ہماری اس ضمن میں رہنمائی کے لئے ہدایت فرماتے ہیں کہ:

"......... صاحبو! متکلم کا اثر اس کے کلام میں اور مصنف کے قلب کا اثر اس کی تصنیف میں ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے بے دینوں کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ مطالعۂ کتب مثل صحبتِ مصنف کے ہے جو اثر بے دین کی صحبت کا ہوتا ہے، وہی اس کی کتاب کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ مگر آج کل مسلمانوں کو اس کی ذرہ پروا نہیں، ہر شخص جو کتاب چاہتا ہے دیکھنے لگتا ہے۔ صاحبو! اللہ کے واسطے، رسول کے واسطے، بے دینوں کی، خصوصاً مخالفین اسلام کی کتابیں ہرگز مت دیکھو۔ طلبا (بھی) ایسی کتابیں نہ دیکھا کریں۔ جواب دینے اور رد کرنے کے لئے بھی نہ دیکھیں اِلَّا اَنْ يَّاْمُرَهٗ وَاحِدٌ مِّنَ الْكَامِلِيْنَ يَضُرُّوْرَاةٍ (ترجمہ۔ مگر کوئی کاملین میں سے ضرورت کی وجہ سے اس کا حکم دے)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال کی خبر سن کر اس سے دور بھاگو۔ پاس نہ جاؤ۔ مناظرہ اور رد کے واسطے بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ بعض لوگ مناظرہ کے واسطے جائیں گے اور معتقد ہو جاویں گے۔ تو طلباء کو چونکہ ان کا علم ناقص ہوتا ہے مناظرہ کے قصد سے بھی منافقین کی کتابیں نہ دیکھنی چاہئیں کیونکہ پہلوان اگر کسی سے کشتی کرنا چاہے تو اس کو پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ مقابل اپنے سے کمزور ہے یا زبردست اگر کمزور ہو تو مقابلہ کرے ورنہ اس سے دور ہی رہے۔ ایسے شخص کا مقابلہ وہ کرے جو اس سے زیادہ زبردست ہو، بس محقق کے سوا کسی کو اجازت نہیں کہ مخالفین کے درپے ہو کیونکہ غیر محقق پر اندیشہ ہے کبھی خود ہی کسی شک میں پڑ جائے آج کل مخالفین کی کتابوں میں بہت گندے مضامین ہوتے ہیں، جن کو دیکھ کر اول وہلہ میں ناقص کو پریشانی ہوتی ہے۔ تو ایسی کتابیں ہرگز نہ دیکھنی چاہئیں۔

(وعظ العلم والخشیۃ مطبوعہ الابقا کراچی اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۱۴)

اگر اس بہترین دستور العمل کو اپنایا جائے تو اس میں مطالعہ کرنے والے کا بھلا ہے۔ آخر میں حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی نصیحت بھی سن لیں:

"کل قیامت کے دن شریعت (کا علم حاصل کرنے) اور اس پر عمل کرنے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جنت میں جانا اور دوزخ سے نجات پانا شریعت کی پیروی کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام جو بہترین کائنات ہیں، ان حضرات نے لوگوں کو شریعت کی ہی طرف بلایا ہے۔ اور نجاتِ اُخروی کا دار و مدار شریعت ہی کی پیروی پر رکھا ہے۔ اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو احکام شریعت کو رواج دینے کی کوشش کرنے میں ہے۔" (از مکتوب ۴۸۔ دفتر اول)

لہٰذا جن کتابوں سے شرعی احکام کا علم حاصل ہو ان کا مطالعہ مقدم جاننا چاہیے۔ اور جو علم حاصل کیا جائے اس پر حتی المقدور عمل بھی کرنا چاہیے۔ دین کا علم حاصل کرنے کا مقصد اس پر عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: آپ کے مسائل

پڑھی ہے۔ اب لوگوں نے میرے دل میں شکوک ڈال دیئے ہیں کہ وہ شخص یعنی زید نے فلاں یتیم کا مال کھایا ہے، اور زید پر زکوٰۃ ہوتی نہیں اور وہ زکوٰۃ لیتا ہے اور زید فراڈ کرتا ہے اور مجھ کو بتایا کہ فلاں شخص کے ساتھ فراڈ کیا ہے۔ اس شخص سے میں نے دریافت کیا تو اس نے مجھ سے یہی کہا جو پہلے ذکر کر چکا۔ اور زید جھوٹ زیادہ بولتا ہے یہ ایک بات میں نے خود بھی اس میں پائی۔ میں تو بہت گنہگار ہوں لیکن پھر بھی میں نے اسے اپنی طرف سے سمجھایا کہ یہ کام نہیں کرنا چاہیئے اس میں دونوں جہانوں کا نقصان ہے پھر بھی میں وضاحت کے لیے آپ کو لکھتا ہوں کہ آیا میری نماز اس شخص کے پیچھے ہو سکتی ہے جبکہ ان سب باتوں کا علم ہو۔ یا جو نماز پڑھی ہے اسے دہرانا پڑے گا۔ دونوں صورتوں میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور وہ شخص عریاں فلمیں دیکھنے کا بھی عادی ہے۔

ج:- ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر تنہا نماز پڑھنے کے بجائے اس کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اہل محلہ کو چاہیئے کہ اس کو امامت سے ہٹا دیں۔

بزم ختم نبوت

کراچی میں ختم نبوت کمپلیکس تعمیر کیا جائے

محمد ابراہیم نظامی — گجرات

کراچی شہر کی بین الاقوامی حیثیت اور اہمیت ہر لحاظ سے مسلم ہے۔ اس وقت قادیانیوں کی عالمی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہے اور اسکے کراچی ملتان کے دفاتر بالخصوص نہایت اعلیٰ انتظام و انصرام کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ اس تمام جدوجہد کے مرکز کو جدید اور سائنٹیفک بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں میری تجویز ہے کہ کراچی میں ختم نبوت کمپلیکس تعمیر کیا جائے جس کے لیے پوری قوم انشاء اللہ عالمی مجلس کے ساتھ دامے، درمے، سخنے ایثار کرے گی۔ اس کمپلیکس میں شعبہ تبلیغ، شعبہ اشاعت، ملکی ڈویژن، بین الاقوامی ڈویژن، لائبریری، مبلغین کی رہائش گاہیں، درسگاہ اور ایسے دیگر اور ضروری شعبے تعمیر کیے جائیں۔ کمپلیکس میں ٹیلکس اور دیگر ایسے ذرائع کی سہولتیں بھی موجود ہوں جس سے اسلامی دنیا میں بالخصوص قادیانیوں کی عالمی سازشوں کی خبروں کا جلد تبادلہ ہو سکے۔

مجلس کے عالمی دفاتر۔ یو اے ای، سعودیہ، یوکے برما، بنگلہ دیش، کنیڈا، فرانس، جنوبی افریقہ میں اس سلسلہ میں خصوصی مہم کا آغاز کریں گے۔ اور مجلس کے رہنما اس سلسلہ میں قوم کو اپنے فیصلے سے جلد آگاہ کریں گے۔ کراچی کے غیرت مند سرمایہ داروں کو اس طرف توجہ کرنا چاہیے۔

سلام

مشتاق احمد ساجد — جھنگ صدر

قافلہ ختم نبوت کے عظیم مجاہدو! میں آپ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ ہم نے جھوٹی نبوت کے سورج کو غروب ہوتے دیکھا۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا۔ میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں ختم نبوت کے پروانوں کی داستان کو پڑھ کر اپنے دماغ کو معطر کروں گا۔ خداوند قدوس نے فقیر کی خواہش کو پورا کیا۔ ماہ اپریل ۱۷ تا ۲۳ تک ختم نبوت رسالہ پڑھا۔ اس میں حفیظ رضا پسروری کا مضمون نوادرات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کو پڑھا اور بخاریؒ کا وہ زمانہ یاد آگیا جب آپ اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں سجا کر جیلوں کی سلاخوں کو چوم کر ان کی زینت بنتے تھے۔ میں آپ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ امیر شریعتؒ کے بارے میں ضرور مضمون شائع کیا کریں۔ میں نے حضرت مولانا غلام حسینی صاحب مبلغ ختم نبوت (جھنگ) سے ملاقات کی اور انہوں نے مجھے رسالہ لا کر دیا۔ میں رسالہ کا انشاء اللہ مستقل ممبر ہوں اور بارگاہ ایزدی بدست دعا ہوں کہ آپ حضرات کا سایہ تادیر قائم رکھے اور رسالہ کو ترقی دے۔

مسرت و مایوسی

امان اللہ نیئر — دلیوالہ (بھکر)

ختم نبوت کے پروانوں کی کوششیں اللہ تعالیٰ اپنے دربار عالی میں قبول فرمائے۔ جلد ۵ شمارہ ۴۱ موصول ہوا۔ مسرت کی انتہا نہ رہی کہ کیسے نئے انداز سے ٹائٹل پیش کر کے دشمنان ختم نبوت کی بیخ کنی کی گئی ہے۔ مگر جب نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل نہ ہوئی تو مسرت مایوسی میں بدل گئی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ عاشقان رسولؐ کیلئے ہدیۂ نعت پیش کر کے پیاس بجھائیں گے۔

قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں

این اے ملک، عنایت اللہ ندیم — دلیوالہ بھکر

الحمد للہ رسالہ ختم نبوت کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

میرے دوست علم دین نے مجھے رسالہ ختم نبوت پڑھنے کو دیا اس میں ڈاکٹر عبدالسلام اور حنیف رامے کو قادیانی اور قادیانی نواز لکھا گیا ہے۔ پہلے میں ڈاکٹر عبدالسلام کو بہت بڑا آدمی سمجھتا تھا لیکن اب رسالہ ختم نبوت پڑھ کر میرے دل میں ان کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ میرا جنرل اسٹور ہے میں رسالہ پڑھنے سے پہلے شیزان کی مصنوعات فروخت کیا کرتا تھا۔ لیکن اب میں نے سارا مال ضائع کر دیا ہے۔ اور سب مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قادیانیوں کی کسی چیز کو فروخت نہ کریں۔

ختم نبوۃ افغانستان پہنچ گیا

ایک افغانی مجاہد کا خط۔

ختم نبوت رسالہ افغانستان تک پہنچ گیا ہمیں بہت خوشی ہوئی ہم آپ کے لیے دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور آپ ہم سب بھائیوں کے لیے دعا کریں۔ پہلے ہم شیزان لے جاتے تھے اب شیزان لیجانا بالکل چھوڑ دیا۔ اب افغانستان کے مجاہدین اس حال پر کھڑے ہیں کہ وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے سوا کسی کو نہیں مانتے اور وہ آخری سانس تک لڑتے رہیں گے

بہت ہی سکون ملا

ساجد حسین، جان گل خان، اقبال — گولیمار کراچی

ماشاء اللہ رسالہ پڑھا دل کو بہت ہی سکون میسر ہوا دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ آپ کی دین کی خدمت کو قبول فرمائے آمین۔ جب سے یہ رسالہ پڑھا ہے اسی دن سے رسالہ اپنے دوستوں کی طرف تحریک کروانا کیا تاکہ قادیانی فتنہ سے باخبر ہیں۔ آپ نے اچھا قادیانیوں کا پیچھا کیا ہوا ہے۔ آپ ہر پرچے میں مرزا غلام قادیانی لکھا کریں

بہترین اور خوبصورت

اللہ دِسایا قاسم — خان پور

اس ہفتہ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔ خان پور میں حنفی اسلامی کیسٹ ہاؤس پر دیکھا جو کہ نہایت بہترین اور خوبصورت چل رہا ہے خدا کے فضل وکرم سے آپ کا رسالہ ملک کے تمام رسائل سے زیادہ چل رہا ہے اور یہ اللہ کے خصوصی فضل وکرم کا نتیجہ ہے۔ بندہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

ایک عمدہ معالج

عبداللہ یوسف — ٹوبہ ٹیک سنگھ

یہ رسالہ الحمدللہ ایک عمدہ معالج کی حیثیت رکھتا ہے مسلمانوں کے عقائد میں پختگی کا باعث ہے اور قادیانیوں کے لیے آپریشن کا سامان پیدا کرتا ہے۔ بس آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کی برکت سے قادیانیوں کو کفریہ عقائد سے تائب ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں اور ہمیں صراط مستقیم پر استقامت نصیب فرمائیں۔

معلوماتی ہے

غلام اکبر گکھی، عبدالعزیز جیمو — کندھ کوٹ

ہمیں آپ کا رسالہ "ختم نبوۃ" پابندی سے مل رہا ہے۔ اور بہت دلچسپ اور معلوماتی ہے۔ اور ہم آپ سے گذارش کریں گے کہ شیزان کے خلاف مہم کے لیے آپ براہ مہربانی اسٹیکر شائع کریں۔ جس میں قادیانیوں کے خلاف ایک عقیدہ درج کرکے آخر میں مسلمانوں سے شیزان بائیکاٹ کی اپیل درج کریں۔

اس رسالہ کی وساطت سے ہم احمد فوڈ انڈسٹریز والوں سے گذارش کریں گے کہ پارٹیز وغیرہ میں جو شیزان کا مینگو اسکواش کا استعمال کیا جاتا ہے اس کے مقابل مینگو اسکواش شربت نکالیں۔

عیسائیت کا بھی تعاقب کیجئے

محمد ندیم طاہر — رحیم یار خان

آپ سے عرض ہے کہ آپ مرزائیت کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنری کا بھی پیچھا کریں کیونکہ مرزائی تو ہر سطح پر چاہے وہ سرکاری ہو یا عوامی ذلیل ہو رہے ہیں۔ لیکن عیسائی اپنی منظم اور فعال مشنری کے ساتھ اسلام دشمن سرگرمی میں مصروف ہیں۔ اور ان کے چرچ دن رات اسلام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ رسالہ اپنی خوبصورتی اور مضامین کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

میں اس انکشاف پر حیران ہوں

غلام سرور خان — سیالکوٹ

رسالہ ختم نبوت کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ یہ رسالہ ختم نبوت کا بہترین ترجمان ہے اور منکرین ختم نبوت کے لیے زہر ہلاہل اور ننگی تلوار کی حیثیت رکھتا ہے۔ پچھلے شمارے میں ایک اہم انکشاف ہوا جسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ مسلمانوں کے ملک میں کافروں کا تسلط اتنا مضبوط بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی پاکستان نیوی کے سربراہ سمیت متعدد اہم افسران قادیانی ہیں۔ حکومت وقت نے بغیر چھان بین کے ان لوگوں کو اہم عہدوں پر کیسے فائز کر دیا ہے یہ تو نظریہ پاکستان کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے۔ ان لوگوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا پاس نہیں تو اس ملک کا پاس کیسے ہو سکتا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کافروں کو ہٹانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ اس کے لیے مسلمان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی گذارش ہے کہ ان کافروں کی لسٹ شائع کی جائے کہ پاکستان آرمی، نیوی، اور ایئرفورس میں اور کون کون ہیں۔ دیگر اداروں میں بھی ان کی نشاندہی ضروری ہے۔ بلکہ ان کی برطرفی وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ یہ لوگ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ مجھے شک ہے کہ لاہور بم کے دھماکے میں بھی ان کا ہاتھ ضرور ہو گا۔ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ان اہم عہدوں سے ہٹانے کے لیے حکومت وقت سے مطالبہ کیا جائے اور قوم کو عملی طور پر ان کے خلاف تیار کیا جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رسالہ ختم نبوت کو چار چاند لگائے۔ آمین۔

دعائے صحت

شاعر ختم نبوت جناب سائیں محمد حیات پسروری ایک عرصہ سے آشوب چشم کے عارضہ کے باعث صاحب فراش ہیں۔ گزشتہ دنوں آپ کی آنکھ کا جوہنہ ہسپتال میں دوبارہ آپریشن ہوا --- رہنمایان ختم نبوت بالخصوص، سائیں جی کی صحت کے لیے دعا فرمائیں کہ عالمی مجلس کی یہ قیمتی متاع صحت و تندرستی سے فیضیاب ہو سکے (حفیظ رضا)

مرکز رشد و ہدایت رائپور ضلع سہارنپور سے حضرت مولانا عبدالعزیز مدظلہ

محترم حافظ محمد حنیف صاحب زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ مدرسہ ہذا کے مدرس جناب مولانا محمد احمد صاحب آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے جس کرم فرمائی اور ان کے ساتھ حسن اخلاق عالیہ کا ثبوت پیش فرمایا نیز سلسلہ قادیانیت کا لٹریچر مدرسہ ہذا کو فراہم فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ ہم اہل مدرسہ اور موصوف اس کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ دراصل یہ آپ کے مدرسہ ہذا کے ساتھ تعلق کی دلیل ہے۔ آپ حضرات خصوصاً قادیانیت کے سلسلہ میں بڑا کام انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ان کاموں کو قبول فرمائے اور اس کا شایان شان بدلہ عنایت فرمائے آمین — یہاں ہندوستان میں بھی اس سلسلہ کو دارالعلوم دیوبند نے شروع کیا ہے اور کچھ ذمہ داری ہم پر بھی ڈالی ہے۔ آپ موقعہ بموقعہ اس سلسلے میں اپنے تجربات اور مفید مشوروں سے نوازتے رہیں۔ مولانا محمد احمد صاحب آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ آپ کا ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت نہایت پسند آیا۔

مرزا طاہر کی دوران تقریر چیخیں اور دھاڑیں

مریدوں میں پٹس پڑ گئی

لندن میں مرزا طاہر احمد نے ۳۔ اپریل کو جمعہ کے دن اپنے معبد میں جو تقریر کی اس میں قادیانیوں کو اس بات پر بہت پھٹکار کی کہ وہ قادیانیت کی تبلیغ پر توجہ نہیں دے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب جب کہ قادیانیت کو شروع ہوئے ۱۹۸۹ء میں صدی پوری ہونے والی ہے۔ مرزا غلام احمد کی پیشگوئی کے مطابق قادیانیت کا غلبہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر حالات بہت مایوس کن جا رہے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے اس تقریر میں ربوہ میں ہونے والی قادیانیوں کی مجلس شوریٰ کے نام بھی پیغام دیا۔

اس تقریر کے کیسٹ میں مرزا طاہر احمد نے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے سب قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ دو سال تک قادیانیوں کے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہو اُسے دنیا میں قادیانی مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر دیا جائے مرزا طاہر نے بڑے حسرت بھرے لہجہ میں اس بات کا شکوہ کیا کہ قادیانی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے سے کتراتے ہیں۔ قادیانیت کی موجودہ مایوس کن حالت زار اور ابتری کی کیفیت اور عذاب اور مصائب کا ذکر کرتے ہوئے مرزا طاہر دہاڑیں مار کر رونے لگے۔ یہ کیفیت دیکھ کر مرید بھی دو ہتڑ مار مار کر رونے لگ گئے۔ اس تقریر کے کیسٹ کراچی میں قادیانیوں کے معبدوں (مرزائیوں) میں جمعہ کے دن ۱۰۔ اپریل کو سنائے گئے۔ مرزا طاہر کی کیسٹ میں رونے کی آوازیں سن کر اور قادیانیت کی حالت زار اور ذلت و رسوائی اور تباہی و ابتری کا حال سن کر کراچی کے قادیانی بھی منہ پھاڑ پھاڑ کر رونے لگے اور بین کرنے لگ گئے۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سے قادیانی اس تصور سے بھی رو پڑے ہوں کہ آئندہ دو سال میں جو بھی بچہ ان کے ہاں پیدا ہو اُسے قادیانیت پھیلانے کے لئے مرزا طاہر کی نذر کرنا پڑے گا۔ مرزا طاہر کا کیسٹ ختم ہونے کے بعد قادیانیوں کے مربیوں نے کراچی کے مرزا ڈوں میں (قادیانی اپنے پادریوں کو مربی کہتے ہیں) تلقین کی کہ قادیانی کوشش کرکے دو سال میں زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرکے قادیانیت کی ترویج و اشاعت کے لئے۔ مرزا طاہر احمد کی نذر کریں اور اپنے آقا اور اپنے امام کی دعائیں لیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ثواب پہنچائیں۔ جب یہ مربی قادیانیوں کو یہ تلقین کر رہے تھے۔ تو مرزا طاہر احمد کی طرح قادیانیوں کے مایوس کن رویہ پر زار و قطار رونے بھی لگ جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے بات بھی پوری طرح سمجھ نہ آتی تھی۔ لفظ ابھی منہ سے نکلتا تھا۔ رو پہلے پڑتے تھے۔ شاید قادیانیت ختم ہونے کے تصور سے ان قادیانی پادریوں کو اپنا معدہ ماند ا بند ہوتا نظر آتا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا رونا ہی بند نہ ہوتا تھا۔

عامۃ المسلمین کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ خود کریں دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" پر ضرب لگانے کے لئے کیسی کیسی منصوبہ بندیاں کر رہا ہے۔ انہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھے رہنا چاہئے۔ بلکہ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" اس سلسلے میں جو جہاد ساری دنیا سے کر رہی ہے۔ اس کا عملی طور پر بھرپور ساتھ دے کر آنحضرتؐ کی شفاعت کا حقدار بننا چاہیئے اس سلسلے میں رہنمائی کے لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے دفتر سے رجوع فرمائیں۔

انجمن نوجوانان ختم نبوت ولیسہ کا انتخابات

انجمن نوجوانان ختم نبوت ولیسہ ضلع اٹک کا ماہانہ اجلاس انجمن کے سرپرست حضرت اقدس مولانا غلام حبیب صاحب مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں انجمن کے تمام ممبران نے شرکت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نیاز خان ازمت اثیر انے سرانجام دیئے۔ غلام الرحمٰن متعلم جامعہ نے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی نے اجلاس میں شرکت کرنے والے معزز مہمان رانا محمد اسلم خان پرنسپل واہ پبلک سکول و کالج واہ کینٹ کا تعارف کرایا محمد صابر جماعت نہم نے ایک نعت پیش کی۔ بعد ازاں انجمن کے باقاعدہ سالانہ انتخابات ہوئے۔ اتفاق رائے سے درج ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

سرپرست۔ حضرت اقدس حضرت مولانا غلام حبیب صاحب مدظلہ

صدر۔ محترم محمد اسلم صاحب۔ نائب صدر۔ محمد ارشد حسین

جنرل سیکرٹری۔ نیاز خان۔ نائب سیکرٹری محمد اشفاق

سیکرٹری نشر و اشاعت۔ عمر خطاب۔ خازن۔ محمد حنیف

صدر جلسہ کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حافظ محمد ثاقب ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ سرگودھا کے دورہ پر

گوجرانوالہ رہنما تحفظ ختم نبوت گذشتہ دنوں حافظ ثاقب ایک روزہ دورہ پر سرگودھا تشریف لائے شبان ختم نبوت حلقہ کرشن قریہ کے نائب سرپرست جمال الدین صاحب نے دفتر شبان ختم نبوت نزد انبالہ کالج میں حافظ محمد ثاقب کو استقبالیہ دیا۔ جمال الدین صاحب نے اپنے تمام ساتھیوں کا فرداً فرداً حافظ صاحب سے تعارف کراتے ہوئے اپنے اغراض و مقاصد بیان کئے اور کہا کہ ہم نے ختم نبوت کی سربلندی کیلئے اپنی جانوں کو قربان کرنے کا عہد کر لیا ہے اور غداران ختم نبوت و گستاخان ختم نبوت اور مرزائیت کی سرکوبی ہمارا اولین فرض ہے بعد میں حافظ محمد ثاقب نے خطاب کرتے ہوئے انکا شکریہ ادا کیا۔ انکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انکے مشن کو سراہا اور کہا کہ مرزائیت اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے اس وقت انکی پوزیشن

زخم خوردہ سانپ کی سی ہے۔ اس کے سر کو شبان ختم نبوت کے فولادی پاؤں سے کچل دینے کی ضرورت ہے۔ حافظ صاحب نے مزید خطاب کرتے ہوئے شبان ختم نبوت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ عوام الناس کو توجہ دلائیں کہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں خاص کر شیزان کی مصنوعات (شیزان مشروب لیمن بارلے، جام جیلی، مربہ وغیرہ) کا بائیکاٹ کرائیں۔ آخر میں حافظ صاحب نے عوام الناس سے بھی مطالبہ کیا کہ اپنی اسلامی غیرت کو بیدار کرتے ہوئے مرزائیوں کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار نہیں ورنہ کل قیامت کو بارگاہ رسالت میں کیا منہ لیکر جاؤ گے۔

قادیانی غنڈوں کو لگام دی جائے

نذیر احمد ــ نوکوٹ

گذشتہ ماہ مظفر شاہ جامع مسجد ٹنڈو غلام علی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ ہوا جلسہ کے بعد قادیانیوں نے جلسے کے شرکاء پر حملہ کیا جو اپنے گھروں کو جا رہے تھے حملہ آور قادیانی جمیل احمد، منور احمد، مبارک احمد جو غنڈوں اور اسلحہ سے لیس تھے اور ختم نبوت کے رضا کار محمد عمران، محمد ادریس محمد یوسف عطا محمد پٹھان کو اغواء کرنے کی بھی کوشش کی لیکن ختم نبوت کے جیالے اور محلہ کے لوگ پہنچ گئے اور قادیانی آنجہانی کذاب پیشوا مرزا طاہر قادیانی کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دم دبا کر فرار ہو گئے مجلس تحفظ ختم نبوت ڈگری کے صدر نذیر احمد جنرل سیکرٹری محمد سلیم، محمد اسحاق، محمد صادق لیاقت علی، محمد ابراہیم فخر الدین، عبد الخالق نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے۔

نوری آباد ضلع دادو میں جماعت کی تشکیل

نوری آباد (نمائندہ ختم نبوت) جناب چیئرمین محمد رمضان پالاری صاحب کے بنگلہ پر اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس ہوا اس موقعہ پر حیدر آباد اور کوٹری سے بھی معززین نے شرکت کی۔ اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تنظیمی ڈھانچہ اور دفتر کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا۔ علاقہ کے معروف زمیندار جناب محمد رمضان پالاری صاحب نے ایک مکان مجلس کے دفتر کیلئے وقف کرنے کی پیشکش کی جس کو جماعت نے خوشی کے ساتھ منظور کیا۔ اپنی مصروفیات کے باوجود جناب محمد رمضان پالاری صاحب نے جماعت کی سرپرستی قبول فرمائی اور مندرجہ ذیل حضرات کو عہدار منتخب کیا گیا صدر محمد لقمان پالاری نائب صدر جناب غلام شبیر صاحب جنرل سیکرٹری محمد طارق اعوان جوائنٹ سیکرٹری سالم رضا صاحب خزانچی مسعود احمد اعوان، ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد خان صاحب جامع بلال مقرر ہوئے۔

اس شرط پر! امریکی امداد نامنظور

کراچی: تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ (سندھ میڈیکل کالج) کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں طارق علی، اجمل شمیم، انعام الحق، باقر رضا اور دوسرے ممبران نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں دوسرے مسائل کے علاوہ پاکستان کو مجوزہ امریکی امداد اور اس سے ملحق شرائط کو زیر غور آئیں۔ خصوصاً وہ شرائط جس میں حکومت

مولانا محمد حسین آف قادیان سے علامہ احسان الٰہی ظہیر تک

ہفت روزہ ختم نبوت کی حالیہ اشاعت کے فاضلانہ اداریہ میں آپ نے علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کے محترم ساتھیوں کی شہادت کے جن گوشوں کو واضح کیا ہے ان کی کوئی تاریخ کی اس تلخ حقیقت سے جا ملتی ہے جو مرزا کے اشارہ ابرو پر علماء حق کی ہلاکت کے لیے تیار کی گئی تھی۔ سب سے پہلے قادیان میں مولانا محمد حسین کو شہید کیا گیا۔ پھر ایک سکھ راجندر سنگھ آتش کو ۱۰ ہزار روپیہ دے کر حضرت امیر شریعتؒ کے قتل پر مامور کیا گیا۔ راجندر سنگھ آتش نے شاہ جی کو دیکھا تو ان کی نورانی شباہت کی تاب نہ لا کر اعتراف حقیقت کر بیٹھا اور اس طرح امیر شریعتؒ مرزا بشیر کے ظلم سے محفوظ رہے۔ قادیان میں ہی کئی بار مولانا محمد حیاتؒ پر حملے ہوئے جن سے بفضل تعالیٰ وہ محفوظ رہے۔ ۱۹۴۵ء کے الیکشنوں میں احرار رہنماؤں مولانا قاضی احسان احمدؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ ــ جو علاقہ ظفر وال کے دورہ پر تھے ــ ان کو ایک گاؤں کے تنگ و تاریک کمرے میں بند کیا گیا۔ اگر سیالکوٹ سے احرار رضا کار بروقت نہ پہنچتے تو نہ جانے ان بزرگ اور عظیم رہنماؤں کا کیا حشر ہوتا۔ پھر ربوہ اسٹیشن پر مسلمان طالب علموں پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ اور انجام کار قادیانی گروہ کو دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا۔ علماء حق کو دھمکیوں کے علاوہ گذشتہ چند سالوں میں شہید کیا گیا جن میں مولانا محمد اسلم قریشی، مولانا اختر ہاشمی، مولانا احسان اللہ فاروقی کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں ــ واقفان حال، قائد ملت خان لیاقت علی خان کی شہادت کو بھی قادیانی سازش قرار دیتے ہیں واللہ اعلم۔ اب علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ اور ان کے معزز ساتھیوں کو جس بے دردی سے لاہور میں نشانہ ستم بنایا گیا۔ وہ ان کی قادیانیت کے خلاف جرأتمندانہ جدوجہد کا دجہ ہے۔ مگر نہ جمعیت اہلحدیث کے ساتھ ملک کی کسی اور جماعت کو اس حد تک دشمنی یا عناد نہ ہو سکتا تھا۔ خدا کرے کہ ہمارے ارباب اقتدار قادیانیوں کی ان دیرینہ سازشوں کا استیصال کر سکیں۔ ورنہ بے گناہوں کا بے گناہوں کا خون ہوگا۔

آپ کے دعاگو۔ ابن فیض (کراچی) محمد یٰسین کراچی

پاکستان سے اقلیتوں خصوصاً قادیانیوں کے حوالے سے زیادہ مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اجلاس میں شرکاء نے کہا کہ یہودیوں کی قادیانیت نوازی اور قادیانیوں کی صیہونی غلامی کوئی ... انگریزوں کے لگائے ہوئے اس پودے کی آبیاری اب اسرائیل سمیت پوری یہود کا قوم کر رہی ہے اور قادیانی ان "نوازشوں" کے شکریے کے طور پر عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ امریکہ میں موجودہ طاقتور صیہونی لابی نے امریکی امداد کے ساتھ ایسی شرائط رکھی ہیں جو کسی غیرت مند پاکستانی مسلمان کیلئے ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو بہترین سلوک کیا جا رہا ہے اس کے نتیجے کے طور پر بر گشتہ مسلمانوں کے حقوق کھلم کھلا غصب کرنے کے علاوہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کیلئے خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ اجلاس کے شرکاء نے محسوس کیا کہ امریکی حکومت کو دنیا کے مختلف ملکوں خصوصاً بھارت، اسرائیل (فلسطین) فلپائن، تھائی لینڈ، برما، بلغاریہ وغیرہ میں مسلمان اقلیت پر ہونے والے بے انتہا مظالم نظر آتے نہیں اور وہ نام نہاد قادیانی صیہونی پروپگنڈہ کے آگے سر بسجود ہو کر ایسی شرائط رکھ رہی ہے جو خود اس کے مفاد میں نہیں شرکاء نے مسلمانان پاکستان اور خصوصاً حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ امریکی حکومت کی ان صیہونی شرائط کو یکسر مسترد کر دے جو اس کی خود مختاری اور اسلامی نظریہ پر ضرب لگاتی ہیں۔ ایسا کرنے سے مسلمانان پاکستان کی خود اعتمادی میں نہ صرف اضافہ ہوگا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انشاء اللہ اپنے فضل سے پاکستان کی غیبی امداد بھی فرمائیں گے جو کسی نام نہاد سپر پاور کی مدد سے کہیں زیادہ طاقتور اور عظیم ہوگی۔

ختم نبوت کانفرنس بلیدہ کی کامیابی پر مبارکباد

پنجگور جمعیت طلباء اسلام پنجگور کے صدر عبدالحلیم بلوچ نائب صدر عزیز اللہ بلوچ جنرل سیکرٹری عبدالحمید بلوچ جوائنٹ سیکرٹری محمد نعیب بلوچ پریس سیکرٹری محمد الیاس بلوچ فنانس حبیب الرحمٰن بلوچ سرگرم ارکان رشید احمد رشیدی مولا بخش محمد صدیق خلیل احمد عنایت اللہ عبدالستار نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ۱۲/۱۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو بلیدہ میں ہونے والے ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر بلیدہ شہر کے ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب حاجی جہانگیر صاحب مولانا محمد الیاس صاحب مولانا عبدالغنی صاحب شیخ عبدالغفار صاحب اور جمعیت طلباء اسلام بلیدہ کے عظیم کارکن حبیب الرحمٰن خاموش اور دیگر جمعیت کے عہدیدار اور کارکنوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ان نوجوان اور اسلام کے شیدائیوں نے ناموس رسالتؐ کیلئے شب و روز محنت کر کے ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنا کر ختم نبوت کے غداروں کو ثابت کر دیا کہ وہ ناموس رسالتؐ پر فدا ہو جائیں گے اور اس کا تحفظ کریں گے۔

【●】

ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کیلئے قاہرہ سے

دو ٹن وزنی آٹھ ہزار سے زیادہ عربی کتابیں کراچی پہنچ گئیں

کراچی۔ اپریل۔ مدینۃ الحکمۃ میں ہمدرد یونیورسٹی لائبریری تعمیر کے آخری مراحل ہے۔ اپنی تکمیل کے بعد دو سو ایکاون ستونوں پر ایستادہ یہ برصغیر پاک و ہند کی عظیم ترین لائبریریوں میں سے ایک غیر معمولی لائبریری ہوگی۔ اس سلسلے میں جناب حکیم نعیم الدین زبیری ڈائریکٹر اکیڈمک ریسرچ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان قاہرہ (مصر) میں سفر کر حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ جہاں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی علم دوستی کے سہارے انہوں نے ہمدرد یونیورسٹی لائبریری میں تحقیقی کام کرنے والوں کی سہولت کے لئے قاہرہ میں پاکستانی سفارت خانے کے تعاون سے عربی کی امہات الکتب کی خریداری کی ہے یہ دو ٹن وزنی آٹھ ہزار

رجسٹرڈ ۱۹۹۲ء

دارالعلوم اسلامیۃ

مظفر آباد آزاد کشمیر

★ حضرت شاہ ولی اللہ کے افکار کی روشنی میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا مرکز۔
★ آزاد کشمیر کے دارالخلافہ میں اہم دینی ضرورت کی تکمیل کی ایک کوشش۔
★ قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی عقائد و نظریات سے نئی نسل کو روشناس کرانا۔
★ زیر تعلیم طلباء میں اخلاص، تقویٰ، اخلاق حسنہ اور دینی حمیت کو اجاگر کرنا۔
★ فی الوقت درجہ حفظ اور شوال ۱۴۰۷ھ سے تجوید و قرأت کا آغاز۔

اور مستقبل قریب میں درس نظامی کا اجراء ——— ان مقاصد کے حصول کے لئے ارباب خیر کا تعاون اور اہل اللہ کی توجہات حسنہ اس ادارہ کے لئے سرمایہ سعادت ہیں۔ دارالعلوم زیر تعلیم طلباء کے قیام و طعام اور ضروریات کا کفیل ہے۔ دارالاقامہ کے قیام کا منصوبہ تشنہ تکمیل ہے۔ اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی الی الخیر: ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیۃ
عقب زرعی بینک مظفر آباد آزاد کشمیر

ایک سورس کتابیں، پی آئی اے کے خصوصی تعاون سے کراچی پہنچ گئی ہیں اس علمی خزانے کی کراچی مستقل پر مجموعی طور پر کم و بیش دس لاکھ روپے کے اخراجات آئے ہیں۔ اس طرح ہمدرد یونیورسٹی اور اس سے ملحق انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار اسلامک اسٹڈیز کے ماہرین اور محققین کے لئے یہ اعلیٰ ترین عربی خزانہ علمی جمع ہو گیا ہے۔ صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان جناب حکیم محمد سعید جو مدینۃ الحکمۃ کے کاموں کو تیزی کے ساتھ مکمل کرنے کے وسائل کے حصول کے لئے ان دنوں بین الاقوامی دورے پر ہیں اس وقت

جھنگ میں حفاظت کلمہ طیبہ کی تحریک

ختم نبوت اور سپاہ صحابہؓ کے دو سو کارکنوں کے خلاف مقدمہ

تحریر: محمد یوسف مجاہد

حضرت مولانا غلام حسین صاحب جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر اور سپاہ صحابہ پاکستان جھنگ صدر کی شہری تنظیم کے سرپرست بھی ہیں نے اراکین سپاہ صحابہ پاکستان شہری تنظیم کے تعاون سے قادیانیوں کے خلاف کلمہ طیبہ دکانوں پر آویزاں کرنے کے خلاف مقدمہ درج کروا کر قادیانیوں کو گرفتار کروایا یہ لوگ کئی دن تک جیل کی ہوا کھاتے رہے۔

مورخہ ۹ مارچ کو جھنگ میں حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب اور حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے محلہ ٹبی میں خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا غلام حسین نے کی جبکہ سیکرٹری محمد یوسف مجاہد جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ پاکستان نے ایک قرارداد پیش کی کہ سات دن یعنی ۲۰ مارچ تک قادیانی مرزائیوں سے کلمہ طیبہ ہٹایا جائے۔ ورنہ سپاہ صحابہ پاکستان اور ختم نبوت کے جیالے یہ کام خود سرانجام دیں گے۔

مورخہ ۲۰ مارچ کو جامعہ محمودیہ کے سالانہ جلسہ پر انتظامیہ کی توجہ اس وارننگ کی طرف دلائی گئی کہ آج رات بارہ بجے وقت ختم ہو رہا ہے امید ہے کہ انتظامیہ قانون کے مطابق ہمارے مطالبے کو نبٹا دے گی۔ مگر ۲۰ مارچ تک ایسا نہ کیا گیا۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز صاحب صدر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان شیخ حاکم علی مرکزی جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد ضلعی صدر محمد سلیم بٹ مرکزی قانونی مشیر شیخ محمد اشفاق مرکزی ناظم دفتر انتظامیہ شیخ مرکزی سیکرٹری اطلاعات حضرت مولانا غلام حسین صاحب شہری صدر چوہدری سلطان محمود صاحب کے ہمراہ ایک سو کفن پوش افراد کے علاوہ تقریباً دس ہزار افراد نے جلوس نکالا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کو ایوب چوک میں جلسہ عام میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ڈی ایس پی نواز حسین موقعہ پر مطالبات لینے آئے جسے عوام نے پسند کیا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ یہ مطالبات آج شام تک اعلیٰ حکام تک پہنچا دیئے جائیں گے۔ مگر دیگر مطالبات کا میں وعدہ کرتا ہوں نہ ذمہ داری لیتا ہوں۔ جس پر سپاہ صحابہ پاکستان کے اراکین نے کہا کہ اگر کلمہ طیبہ آپ نہیں ہٹا سکتے تو ہم ہٹائیں گے ایوب چوک میں راجہ حامد نواز ڈی ایس پی۔ اور سید نواز حسین ایس پی اور بہت سے پولیس اہلکاران کی موجودگی میں فلک شیر قادیانی کے گھر جس کا ذکر مولانا غلام حسین نے اپنی تقریر میں اسی وقت کیا تھا سپاہ صحابہ اور مجاہدین ختم نبوت نے کلمہ مٹا دیا۔

اور اس کے بعد جلوس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک جلوس کی قیادت محمد یوسف مجاہد نے کی دوسرے جلوس کی قیادت شیخ حاکم علی نے کی۔ تیسرے جلوس کی قیادت مولانا غلام حسین نے کی چوتھے جلوس کی قیادت شیخ محمد اشفاق اور پانچویں جلوس کی قیادت محمد سلیم بٹ اور چوہدری سلطان محمود نے کی۔ ایک تیسم خفیہ طور پر محلہ ٹبی سے ملا میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ ہٹا آئی ایک جلوس محلہ باہو والا میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ ہٹا آیا اسی دوران قادیانیوں نے محلہ ٹبی والا میں دوبارہ کلمہ طیبہ لکھنا شروع کر دیا۔ تین نوجوان اراکین کو فوری طور پر تحقیق کے لیے روانہ کیا گیا۔ جلوس چند فرلانگ ہی چلا تھا کہ اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ کلمہ طیبہ لکھا جا رہا ہے اور مرزائی دھمکیاں اور گالیاں بھی دے رہے ہیں۔

اسی دوران چند نوجوان سپاہ صحابہ پاکستان اس مقام پر پہنچ گئے اور جب دوبارہ کلمہ طیبہ لکھتے دیکھا تو مشتعل ہو گئے لکھنے والوں کو زدوکوب کیا اور وہ دیوار گرا دی جہاں کلمہ طیبہ لکھا جا رہا تھا۔ مجبوراً مٹی سے کلمہ طیبہ کے ٹکڑے ہٹا دیئے گئے۔ مزاحمت کرنے پر ایک قادیانی کی مرمت بھی کی گئی۔ دو مقدمات محمد یوسف مجاہد کے ہمراہ ۲۰۰ افراد پر الگ الگ دفعات کے تحت درج کر دیئے گئے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی المناک موت سے ہمارے دل سوگوار ہیں: جمعیت اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات

دبئی (پ ر) پاکستان کے نامور خطیب۔ ممتاز سکالر اور بے باک سیاستدان علامہ احسان الٰہی ظہیر کی المناک موت ایک ایسا عظیم المیہ اور قومی و ملی نقصان ہے جس پر ہم سب کے دل سوگوار ہیں۔ کہ اس سے جہاں ملک و ملت ایک عظیم لیڈر بے باک سیاستدان اور ممتاز سکالر سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہاں اپنی نوعیت کے اس پہلے سنگین حادثہ سے ہماری سیاست پر ایک ایسی خلفشار کی طرح بھی ڈال دی گئی ہے۔ جو نہایت ہولناک مستقبل کی غماز ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اس سنگین حادثہ اور المناک واقعہ کے مجرمین اور ذمہ داروں کی مذمت کر سکیں۔ ایسے مجرموں کی نشاندہی کر کے ان کو منظر عام پر لانا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانا حکومت کی اولین ذمہ داری اور بنیادی فرض ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی قائدین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ جن میں جمعیت کے بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان المدنی۔ صدر مولانا محمد نعیم، مولانا خلیل احمد ہزاروی۔ مولانا محمد ہارون اسلام آبادی مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا امیر محمد جان۔ مولانا محمد اسماعیل عارف

اشتیاق حسین عثمانی اور حافظ بشیر احمد حبیبہ کے اسماء خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

ننکانہ صاحب میں عظیم الشان جلسہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد مدینہ مویشی منڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا جلسہ گاہ کو خوبصورت بینروں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ کی صدارت امیر دعوت اسلامیہ جناب صاحبزادہ فیاض الحسن قادری صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلطان باہو نے کی۔ مہمان خصوصی مجاہد ختم نبوت جناب حافظ محمد فاروق شاہ صاحب ا فخر میاں بیر کالونی لاہور تھے۔ سرپرستی جناب حاجی عبدالحمید رحمانی نے فرمائی۔ قاری غلام رسول صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اعجاز بٹ ھمایوں ا محمد صادق رحمانی اور اول انعام یافتہ قاری یار آسی نے نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ محمد فاروق رحمانی نے نظم پڑھ کر داد وصول کی۔ مجلس کے صدر جناب محمد متین خالد نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن سنت کی روشنی میں ملت اسلامیہ کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ نہ سولی چڑھے اور نہ ان پر موت آئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ انہوں نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور آخر میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ جامع مسجد نور کے مولانا محمد عاشق رضوی صاحب نے قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت بیان کیا جسے سامعین نے بہت سراہا مہمان خصوصی جناب حافظ محمد فاروق صاحب پرجوش خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اولاد آدم میں اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حاجی عبدالحمید رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی ملک اور اسلام کے دشمن ہیں۔ فتنہ قادیانیت مذہبی نہیں بلکہ سیاسی فتنہ ہے۔ صاحبزادہ فیاض الحسن قادری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری نجات آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اپنانے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ظاہر و باطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں اور سنتوں سے مزین ہو تو قادیانی فتنہ از خود ختم ہو جائے گا۔

آخر میں انہوں نے جلسہ منعقد کرانے پر حسن کارکردگی کی اسناد تقسیم کیں۔ اور ظہیر حسین شاہ، مولانا فقیر محمد کونسلر، رانا محمد اکرم خان، محمد اعظم، محمد جمیل، ذوالفقار احمد، تجمل حسین، یار محمد عمران اور قیصر محمود بھٹی کا شکریہ ادا کیا کہ جن کی دن رات کی کوششوں سے جلسہ کا انعقاد ہوا۔

بقیہ: صدائے رحمان

تھامے رکھو اور اپنے سید و آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اعظم حضرت مسیح کو آسمان سے آنے دو کہ ان کا کام عیسائیت، یہودیت اور ہر قسم کے کفر کا جنازہ ہے۔ ان کی زندگی دجالوں کے لئے پیام موت ہے۔ اسی لئے یہ دجال صفت ہمیشہ ان کی آمد کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹاتے رہے ہیں۔ تم ان کی آمد پر یقین رکھو کیونکہ یہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہو چکی ہے۔

ہاں ان کی آمد سے پہلے اپنی سرتوڑ کوششوں اور مجاہدانہ قربانیوں سے ثابت کر دو کہ ہم آخرین منھم لما یلحقوا بھم بھی اسی پچھے مسیح کے ہراول میں۔ جو سارے جہاں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جرنیل اعظم کی حیثیت سے دنیا کو علم اسلام کے نیچے جمع کرنے والا ہے۔ واللہ الموفق والمعین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بقیہ: مکتوب لندن

نے بھی نئی کی تھی جو اس قادیانی مبلغ نے کی ہے۔

اسی صدیقی صاحب نے یہ بھی کہا کہ مرزا صاحب گالیاں تو دیتے تھے مگر انہیں گالیاں دینے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا تھا یعنی جو منہ میں آیا بک دیا۔ یہ پاگل پن کی نشانی ہے۔ مثلاً مرزا صاحب نے گالیاں دیں کہ میرے مشکر و مخالف خنزیر ہیں اور ان کی مائیں کتیوں سے بڑھ گئیں ...... صدیقی صاحب نے کہا کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کتیوں نے خنزیر کو جنم دیا ہو یا خنزیریہ نے کتیوں کو جنم دیا۔

قادیانی مبلغ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اب ہم گالیاں دیں گے تو سوچ سمجھ کر دیں گے۔ MALE (مذکر) اور FEMALE (مؤنث) صحیح کر دیں گے۔

بقیہ: معجزات

بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا۔ راستے میں انکے گھوڑے کا پاؤں سخت زمین میں دھنس گیا۔

آپ کا ایک معجزہ شق صدر کا بھی ہے۔ جس میں ملائکہ نے آنحضرتؐ کے بچپن کے زمانے میں آپ کے سینۂ مبارک کو چاک کر کے ایمان اور علم سے مالا مال فرما دیا۔

اور ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ نے ایک اعرابی کو دعوت اسلام دی۔ اعرابی نے کہا۔ آپ جو فرماتے ہیں اس پر کوئی گواہ بھی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ درخت گواہ ہے پس درخت کو بلایا۔ اور درخت سامنے آیا اور تین مرتبہ گواہی دی اور اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

اور ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ نے عمرؓ فاروق کے اسلام لانے کی دعا مانگی تاکہ وہ دولت اسلام سے بہرہ ور ہو جائیں۔ ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح اور بہت سارے حضورؐ کے معجزات ہیں: اور تمام کے تمام معجزات حضورؐ کی حقانیت اور صداقت پر دال ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (مسلم)

اشتہار —— از بندۂ خدا

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

فون: [illegible]

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے منصوبے اور پروگرام،

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے، قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا رہے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹/۷، میں براہ براست جمع کرا سکتے ہیں!